# تنویر الأبصار

في

## الأدعية الواردة في الأحاديث والآثار



تالیف

محمد شمس اختر قادری مصباحی

ناشر

مرکز مجلس ایوبی خانقاہ قادریہ ایوبیہ

[illegible]



قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ .(مومن:۶۰)

(تمھارے رب نے فرمایا: مجھ سے دعا کرو،
میں تمھارے حق میں اسے قبول کروں گا۔)

احادیثِ نبویہ میں وارد دعاؤں کا مستند مجموعہ

بنام

# تَنوِيرُ الأَبصَار

في

## الأدعية الواردة في الأحاديث والآثار


تالیف:

محمد رئیس اختر قادری مصباحی



ناشر: مرکزِ مجلسِ ایوبی، خانقاہ قادریہ ایوبیہ رضا نگر پپرا کنک، کشی نگر (یوپی)

نام کتاب: **تنویرالابصار** فی الادعیۃ الواردۃ فی الاحادیث والآثار
مؤلّف: محمد رئیس اختر قادری مصباحی
نظر ثانی: استاذی الکریم ادیب اسلام حضرت مولانا نفیس احمد مصباحی مدظلہ العالی
استاد جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (یو.پی.)
تقدیم: سراج الفقہا حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی مصباحی مدظلہ العالی
صدرالمدرسین وصدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ۔
تحریک: محترم گرامی حضرت حافظ شاہ سبطین رضا قادری ایوبی، سجادہ نشین خانقاہ
قادریہ ایوبیہ، رضانگر، پپراکنک، کشی نگر، یو.پی۔
کمپوزنگ: پیامی کمپیوٹر گرافکس، مبارک پور، اعظم گڑھ۔
صفحات: ۸۸
قیمت:

## ملنے کا پتے:

۱۔ مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور
۲۔ المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور
۳۔ رضوی کتاب گھر، مٹیا محل، دہلی
۴۔ مکتبہ حافظ ملت، مبارک پور

# فہرست عناوین

****

# عرض حال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداو مصلیا و مسلما

جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ کے طلبہ کی یہ خصوصیت رہی ہے کہ وہ اپنی دستارِ فضیلت کے موقع پر دینی خدمت کے جذبے سے کوئی کتاب ترتیب دے کر یا ترجمہ کر کے شائع کرتے ہیں، اس لیے میری بھی خواہش ہوئی کہ اپنی دستار بندی کے موقع سے کوئی ایسی کتاب ترتیب دوں جس کا فائدہ عام ہو۔

میں نے دیکھا کہ مارکیٹ میں اردو زبان میں دعاؤں کی جو کتابیں دستیاب ہیں ان میں سے اکثر و بیش تر بے حوالہ اور دعا کے فضائل، شرائط وآداب سے خالی ہیں، ہاں عربی زبان میں دعاؤں کی کچھ کتابیں ایسی ضرور ہیں لیکن عوام ان سے استفادہ نہیں کر سکتے، مثلاً علامہ جزری علیہ الرحمۃ کی کتاب ''حصن حصین'' اور علامہ نووی علیہ الرحمۃ کی کتاب '' الاذکار''۔ اس لیے میں نے یہ سوچا کہ ایک ایسی کتاب ترتیب دی جائے جو مذکورہ بالا خصوصیات کی حامل ہو۔ بالآخر اللہ کا نام لے کر میں نے یہ کام شروع کر دیا اور مستند کتابوں کے حوالے سے مختلف مواقع کی مسنون دعائیں، دعاؤں کے فضائل وآداب، شرائط اور مقاماتِ قبولیت کو اس کتاب میں جمع کر دیا۔ اس کتاب کی درج ذیل خصوصیات ہیں:

❶ تفصیل کے ساتھ کتاب وسنت کی روشنی میں دعا کے فضائل، آداب، شرائط اور

قبولیت کے اوقات و مقامات بیان کر دیے گئے ہیں۔

❷ صحاحِ ستہ اور دیگر کتب حدیث سے دعاؤں کا انتخاب کیا گیا ہے۔

❸ تمام آیات واحادیث کی تخریج، باب، جلد، صفحات وغیرہ کے ساتھ کی گئی ہے۔

کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے، انسان خطا ونسیان کا پتلا ہے، انبیاے کرام اور فرشتگان عظام کے علاوہ سب سے خطا کا امکان ہے، لیکن چشم پوشی، صرف نظر اور غلطیوں کی مناسب انداز میں نشان دہی ارباب اخلاص و شرافت کا شیوہ ہے۔

مجھے اس بات پر بے حد خوشی ہے کہ یہ کام حافظ ملت، استاذ العلما، علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان کے لگائے ہوئے چمن جامعہ اشرفیہ، مبارک پور میں تکمیل آشنا ہوا جو خود تعمیری مزاج رکھتے تھے اور اپنے قول وفعل سے بھی اس کی تبلیغ فرماتے تھے اور تعمیری کاموں کو بے حد پسند فرماتے تھے، اس طرح میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کام میں ان کا روحانی فیض مکمل طور پر شامل و کار فرما ہے۔

مخدومِ گرامی محقق مسائل جدیدہ، سراج الفقہا حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی مصباحی مد ظلہ العالی صدر المدرسین و صدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ، مبارک پور نے اپنے قیمتی اور مصروف ترین اوقات سے کچھ وقت نکال کر ایک مفید اور معلوماتی مقدمہ تحریر فرما کر ناچیز کی حوصلہ افزائی کا سامان کیا۔

اور استاذ گرامی ادیب اسلام حضرت مولانا نفیس احمد مصباحی مد ظلہ العالی استاذ جامعہ اشرفیہ نے کثرت مصروفیت اور ازدحام کار کے باجود نہایت باریک بینی کے ساتھ پوری کتاب ملاحظہ فرمائی اور بہت سے مقامات پر قیمتی اور مفید اصلاحات سے بھی نوازا۔

حضرت مولانا اختر حسین فیضی مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ و امین المکتبہ امام احمد رضا لائبریری نے موضوع سے متعلق کتابوں کی فراہمی کر کے ناچیز پر کرم فرمایا۔

میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے ان تمام کرم فرما اساتذۂ کرام کا شکر گزار ہوں۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر حضرت حافظ شاہ سبطین رضا قادری سجادہ نشین خانقاہ

ایوبیہ قادریہ، رضانگر، پیراکنک، کشی نگر کا ذکرِ خیر نہ کروں۔ موصوف ہی اس کتاب کی ترتیب کے محرک بنے اور پھر اس کی طباعت کا بیڑہ بھی اٹھایا۔

میں جناب ماسٹر مہتاب پیامی اور مولانا محمد انوار مصباحی صاحبان کا بھی ممنون و مشکور ہوں جنھوں نے بڑی محنت، عرق ریزی اور احساس ذمہ داری سے اس کتاب کی کمپوزنگ کی۔

مولانا عبدالباری مصباحی، سیتامڑھی اور مولانا محمد عاقب مصباحی گجرات صاحبان اور دیگر کرم فرماؤں نے بھی مختلف مراحل میں میری دست گیری کی۔ میں ان حضرات کا بھی تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان تمام حضرات کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے سرفراز فرمائے۔

۱۱ر جمادی الاولیٰ، ۱۴۳۶ھ
۳ر مارچ، ۲۰۱۵ء
بروز سہ شنبہ

محمد رئیس اختر قادری مصباحی
شیخن ٹولہ، قصبہ سدّھور،
ضلع بارہ بنکی، یوپی۔

باسمہٖ سبحانہ و تعالیٰ

# تقدیم

از: محقق مسائل جدیدہ، سراج الفقہا حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی مصباحی مدظلہ العالی
صدرالمدرسین وصدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ، مبارک پور۔

دعا نام ہے خداے سبوح قدوس کی بارگاہ میں عرض حاجات کا۔ عرض حاجات بندہ اپنے الفاظ میں بھی کر سکتا ہے اور علما و صالحین کے الفاظ میں بھی، بندہ اپنے الفاظ میں حاجتوں کے لیے اپنے رب کی بارگاہ میں گڑگڑائے تو بھی اللہ عزوجل اسے شرف قبول عطا فرماتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ شرف قبولیت کے طریقے جدا ہوں گے، بندہ یہ چاہتا ہے کہ اس کی ہر دعا دنیا ہی میں پوری ہو، لیکن خداے علیم وخبیر کے علم میں اس کے لیے بہتر یہ ہوتا ہے کہ اس کی دعاؤں کا صلہ اسے آخرت میں ملے، اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں عطا فرمائے گا۔ بندے کے کلمات میں تاثیر ہو یا نہ ہو مگر اس کے آنسو اور گریہ و زاری ان میں تاثیر کا باعث ہوتے ہیں اور اللہ کے محبوب بندوں اولیا اور صالحین کے کلمات بھی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں محبوب ہوتے ہیں، اس لیے ان کے کلمات دعا اگر خالق بے نیاز کی بارگاہ میں دعا کے طور پر پیش کیے جائیں تو ان کی قبولیت کی امید زیادہ ہوتی ہے، اللہ عزوجل کو اپنا کلام بہت ہی زیادہ محبوب ہے اور اپنے محبوب سید الانبیا خاتم النبیین ﷺ کے کلمات تو بہت ہی زیادہ محبوب ہیں اس لیے اگر کتاب وسنت کی دعائیں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض حاجات کے طور پر پڑھی جائیں تو وہ ضرور مقبول ہوں گی، یہی وجہ ہے کہ روز قیامت جب تمام اولین وآخرین اولیا و مقربین عالم نفسی نفسی میں ہوں گے اور سرکار ابد قرار علیہ التحیۃ والثنا بارگاہ الٰہی میں شفاعت کے لیے سجدہ ریز ہوں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو کلمات حمد سکھائے گا، پھر آپ اپنے رب کی ایسی حمد کریں گے کہ ویسی حمد نہ

آپ نے پہلے کی ہوگی نہ بعد میں کریں گے، اللہ تعالیٰ راضی ہوکر آپ کی دعا قبول فرمائے گا۔

اس تمہید سے یہ حقیقت الم نشرح ہو جاتی ہے کہ بندہ اپنے یا دوسرے بندوں کے کلمات سے دعا کرے تو وہ دعا مسموع ہوگی مگر اس سے زیادہ اجابت وقبولیت کی امید اس وقت ہے جب بندہ کتاب وسنت کی دعاؤں سے عرض حاجات کرے، اس لیے اولیٰ وافضل یہی ہے کہ بارگاہ الٰہی میں مسنون اور ماثور کلمات دعا کے ساتھ دعا کی جائے، اس موضوع پر علما نے بھی کچھ کام کیے ہیں جن میں "حِصن حَصین" بہت مشہور ہے مگر عوام الناس اس سے استفادہ نہیں کرپاتے، اس لیے ضرورت تھی کہ سلیس اردو زبان میں مسنون دعاؤں کا ایک مجموعہ مرتب کیا جائے، اللہ عزوجل کا شکر ہے کہ اس ضرورت کو ہمارے عزیز سعید مولانا محمد رئیس اختر سلمہ اللہ تعالیٰ نے محسوس کیا اور اس موضوع پر ایک جامع اور بہت ہی مفید کتاب مرتب کردی۔ کتاب کا نام "تنویر الابصار فی الادعیۃ الواردۃ فی الاحادیث والآثار" ہے جو اسم با مسمیٰ ہے اور کتاب کے مؤلف دنیائے اہل سنت کی مشہور دانش گاہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے درجۂ فضیلت کے لائق فائق طالب علم ہیں، عزیز موصوف، حضرت مولانا نفیس احمد مصباحی صاحب کے فرزند ارجمند ہیں، انھوں نے جامعہ اشرفیہ میں درجۂ اولیٰ میں داخلہ لیا اور آٹھ سال کی مسلسل جدوجہد کے بعد یہاں کے نصاب تعلیم کے مطابق اپنے سلسلۂ تعلیم کی تکمیل کررہے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں ذہانت وفطانت کے ساتھ وقت کی قدر شناسی اور جدوجہد کی توفیقِ خیر عطا فرمائی ہے، جس کا فیض انھیں یہ ملا کہ ہر سال اپنے درجہ میں ایک نمبر پر آنے کے ساتھ جامعہ میں بھی اوّل آتے ہیں، علم دین صرف کسبی نہیں ہوتا، وہبی بھی ہوتا ہے، مگر زیادہ تر عطیۂ ربانی سے وہی لوگ سرفراز ہوتے ہیں جو اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ جہد مسلسل کے خوگر ہوتے ہیں۔

میں نے پیش نظر کتاب کی فہرست پر ایک نظر ڈالی اور اپنی مصروفیات کے باعث کتاب کا مطالعہ نہیں کرسکا، لیکن جامعہ اشرفیہ کے جلیل القدر استاذ حضرت مولانا نفیس احمد مصباحی صاحب نے پوری کتاب کا بغور مطالعہ فرمالیا ہے، مجھے ان پر اعتماد ہے، ان کی نظر علوم ومعارف کے میدان میں وسیع بھی ہے اور دقیق بھی۔ خدائے پاک انھیں ذہن ثاقب وفکر

صائب سے نوازا ہے۔ اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب احادیث نبویہ کی دعاؤں سے مزین اور اغلاط سے پاک ہے، ہم بھول چوک سے محفوظ نہیں ہیں مگر ممکن حد تک اصلاح کی کوشش کرلی گئی ہے۔

دعا ہے کہ خداے کریم اس کتاب کے نفع کو عام و تام فرمائے، خلق خدا اس سے خوب فیض یاب ہو اور مؤلف کو اس طرح کے دوسرے کاموں کی مزید توفیق عطا فرمائے اور انھیں دارین میں اس کی بہتر جزا عطا فرمائے اور اس بے مایہ گنہ گار کو بھی اپنے رضوان و غفران سے نوازے۔

آمين بجاه حبيبه سيد المرسلين عليه وعلى آله وصحبه وازواجه الصلاة والتسليم۔

(مفتی) محمد نظام الدین رضوی
صدر المدرسین و صدر شعبۂ افتا
جامعہ اشرفیہ، مبارک پور اعظم گڑھ
۱۲؍ جمادالاولیٰ ۱۴۳۶ھ
مطابق ۴؍ مارچ ۲۰۱۵ء

# باب اول

- دعا کی فضیلت واہمیت
- قبولیت دعا کی شرطیں
- آدابِ دعا
- قبولیت دعا کے اوقات

# دعا

انسان دنیوی خوش حالی اور مادی ترقی کی بنا پر خواہ اپنے رب سے کتنا بھی دور ہوجائے اور غفلت ونسیان کے کتنے ہی دبیز پردوں میں دب جائے مگر مصائب وآلام کے ہجوم میں بے ساختہ دعا کے لیے اس کے ہاتھ عموماً اللہ تعالیٰ ہی کی بارگاہ میں اٹھتے ہیں، اس لیے کہ دنیا کا ہرانسان اپنی زندگی کے ہر چھوٹے بڑے معاملے میں اللہ تعالیٰ ہی کا محتاج ہے اور یہ فقر و محتاجی اس کی فطرت میں داخل ہے، ہر چیز سے بے نیاز و مستغنی ہونا صرف اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے جو احد وصمد اور حیّ وقیوم ہے، قرآن کریم میں ارشادِ الٰہی ہے:

"یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ"۔

(سورۃ فاطر:آیت ۱۵.)

(اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز، قابل تعریف ہے۔)

اس لیے فقیر و محتاج بندے کا فرض ہے کہ وہ اپنی ضرورت وحاجت کے لیے صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارے اور اسی سے فریاد والتجا کرے۔کیوں کہ یہ دعا وفریاد بھی ایک عبادت ہے۔

# دعا قرآن میں

قرآن کریم میں مختلف مقامات پر مختلف انداز میں بندوں کو دعا کرنے اور اپنی ضرورتوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور یہ بتایا گیا ہے کہ جب بندہ یک سو ہوکر عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض حاجت کرتا ہے تو وہ اس کی پکار سنتا ہے، اور اس کی حاجت روائی کرتا ہے، اور جو لوگ تکبر کا شکار ہوکر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے روگردانی کرتے ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔

چناں چہ ایک مقام پر فرماتا ہے:

" قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۔ ( سورۃ مومن: ۴۰، آیت: ۶۰۔)

(تمھارے پروردگار نے فرمایا: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا، بے شک جو لوگ میری عبادت سے اونچے کھنچتے ہیں عنقریب ذلیل ہوکر جہنم میں جائیں گے۔)

اس آیت میں خالق کائنات نے امّت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو اس خاص شرف واعزاز سے نوازا ہے کہ اسے صرف دعا کا حکم ہی نہیں دیا، بلکہ " اَسْتَجِبْ لَكُمْ " کہ کر اس سے قبولیت کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

اور ایک دوسری جگہ ارشاد الٰہی ہے:

" اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ "

(سورۃ اعراف، ۷: آیت ۵۵)

(اپنے پروردگار سے گڑگڑا کر اور آہستہ دعا کرو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔)

ایک اور جگہ فرماتا ہے:

" وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَ لْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ "۔ ( سورۃ بقرہ ۲، آیت: ۱۸۶)

(اور (اے محبوب!) جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں (تو آپ بتادیں کہ) میں قریب ہوں اور پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں، جب بھی وہ مجھے پکارے۔ تو انہیں چاہیے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔)

اور سورۂ نمل میں ایک مقام پر فرماتا ہے:

" اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۔ ( سورۂ نمل، آیت: ۶۳ )

(کون ہے جو مجبور و بے بس کی پکار سنتا ہے جب وہ اُسے پکارے ؟ اور اس کی تکلیف دور کرتا ہے ؟ اور کون ہے جو تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے ؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی خدا ہے، تم لوگ بہت کم دھیان کرتے ہو۔)

## دعا کی فضیلت اور اہمیت

دعا کی اہمیت اسلام میں کس قدر ہے ؟ اس بات کا اندازہ اس حدیثِ رسول ﷺ سے لگایا جاسکتا ہے جو کہ سنن ترمذی، ابن ماجہ، الأدب المفرد اور مسند أحمد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: " لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اَللّٰهِ سُبْحَانه مِنَ الدُّعَاءِ۔[1]

(اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ قابل قدر کوئی چیز نہیں ہے۔)

دعا انسان کی اپنی ضرورت تو ہے ہی، اس کے علاوہ یہ خود عبادت بھی ہے، جیسا کہ ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، الادب المفرد، صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند ابو یعلیٰ اور مسند احمد میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ[2] ( دعا عبادت ہی ہے۔)

اس سے آگے اسی حدیث میں ہے کہ پھر اس کی دلیل کے طور پر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی :

" وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ "۔(سورة مومن، ٤٠: ٦٠.)

---

(۱) سنن ابن ماجه، ج: ۲، ص: ۱۲۵۸، حديث : ۳۸۲۹، باب فضل الدعاء، دارالفكر، بيروت

(۲) سنن الترمذی، ج: ۵، ص: ۲۱۱، حديث : ۲۹٦۹، باب سورة البقرة، ، دار إحياء التراث العربی، بيروت.

(تمھارے پروردگار نے فرمایا: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا، بے شک جو لوگ میری عبادت سے اونچے کھنچتے ہیں عنقریب ذلیل ہوکر جہنم میں جائیں گے۔)

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ لَمْ يَدْعُ اللّٰهَ غَضِبَ عَلَيْهِ"۔[1]

(جو شخص اللہ سے دعا نہیں کرتا اس سے وہ ناراض ہوتا ہے۔)

مخلوق اور خالق کے درمیان تو یہی فرق ہے کہ لوگوں سے مانگو تو ناراض ہوتے ہیں اور لیٹ کرتے ہیں، کبھی جھڑک دیتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ اس وقت ناراض ہوتا ہے جب اس سے التجا و دعا نہ کی جائے، اس کے سامنے دست سوال نہ پھیلایا جائے، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث میں ہے۔

## قبولیتِ دعا کی شرطیں

دعا مؤثر و کارگر اسی وقت ہوگی جب دعا مانگنے والا اس کے آداب و شرائط کو مدّ نظر رکھ کر ان کی پوری پوری پابندی کرے۔ اس کا حال ظاہری اور جسمانی علاج کی طرح ہے، بیمار دوا کے ذریعے شفا یاب اسی وقت ہوسکتا ہے جب ان شرائط وہدایات کی رعایت کرے جو معالج وطبیب نے بتائی ہیں، اور ان چیزوں سے پرہیز کرے جن سے بچنے کا اس نے حکم دیا ہے، محض دوا کا استعمال ہی کافی نہیں ہوتا۔

یہی حال اس روحانی علاج کا ہے، قرآن وسنّت کی دعائیں باطنی وظاہری ہر طرح کے امراض کے لیے اسی وقت مفید اور مؤثر ہوں گی جب ان کے اثر کو قبول کرنے کی صلاحیت واستعداد بھی مریض میں موجود ہو، پرہیز واحتیاط کے ان تمام تقاضوں کو بھی پورا کرے، جو اس

---

(۱)سنن ابن ماجہ،ج: ۲، ص: ۱۲۸۵، حدیث : ۳۸۲۷، باب فضل الدعاء، دارالفکر، بیروت۔

راہ میں ناگزیر ہیں، اگر دعا کے آداب و شرائط کی پابندی نہ کی جائے تو دعا قبول نہیں ہوگی۔ لہٰذا ہم ذیل میں دعا کے شرائط بیان کر رہے ہیں تاکہ دعا کرنے والا ان پر عمل کر کے اپنے مقصد میں کامیاب ہوسکے۔

### (۱) حرام غذا سے اجتناب:

دعا کی قبولیت میں آدمی کی کمائی کو بہت دخل ہے کہ اس کا ذریعۂ معاش حلال ہو، یہ وہ کنجی ہے، جس کے بغیر دعا کا تالا کھل ہی نہیں سکتا، حرام غذا کھانے والا کعبہ میں بھی دعا کرے تو وہ قبول نہیں ہوتی ، صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لا يَقْبَلُ إِلاَّ طَيِّبًا ، وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ"۔[1]

(اللہ تعالیٰ خود پاک اور ہر عیب سے منزّہ ہے ، پاک چیزوں کے علاوہ کچھ قبول نہیں فرماتا، اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو بھی انہی باتوں کا حکم دیا جن کا نبیوں کو دیا تھا۔)

اللہ تعالیٰ کا نبیوں کے لیے کیا حکم ہے؟ وہ قرآن کریم میں یوں بیان کیا گیا ہے:

" يَاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ "۔
(سورة المومنون، آيت ٥١.)

(اے رسولو! کھاؤ اچھی (پاک اور حلال) چیزیں اور نیک عمل کرو، تم جو کچھ بھی کرتے ہو اسے میں خوب جانتا ہوں۔)

اور اہل ایمان کو قرآن کریم کی سورۂ بقرہ میں یہ حکم دیا:

" يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ "۔(سورة البقرة ، آيت ١٧٢.)

---

(۱) سنن الترمذی،ج:٥، ص: ٢٢٠، حديث : ٢٩٨٩، باب سورة البقره، دارإحياء التراث العربی، بيروت.

(اے مؤمنو! ہم نے جو چیزیں تمھیں دی ہیں ان میں سے اچھی (پاک و حلال) چیزیں کھاؤ۔)

ان دو آیات کی تلاوت کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ایک مثال ذکر کی:

" ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ ! يَا رَبِّ ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِىَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَالِكَ "۔[1]

(پھر آپ ﷺ نے ایک ایسے شخص کا تذکرہ کیا جو اس حالت میں لمبا سفر کرتا ہے، کہ اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں، کپڑے میلے کچیلے ہیں، آسمان کی طرف ہاتھ پھیلاتا ہے (اور کہتا ہے) اے میرے رب! اے میرے رب! جب کہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام ہے اور اس کی غذا حرام ہے، تب کہاں سے اس کی دعا قبول ہوگی؟)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر وہ آدمی جس کا کھنا پینا اور لباس حرام ہو، جس کے جسم کی رگ رگ اور ریشے ریشے میں حرام پیوست ہو چکا ہو، اس کی دعا اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا، جب تک وہ اکلِ حرام سے تائب ہو کر رزق حلال کا اہتمام نہیں کرے گا۔

## (۲) خلوص کامل اور حضور قلب:

قبولیتِ دعا کی دوسری شرط یہ ہے کہ دعا کرنے والے کا دل اخلاص، انابت، حضور قلب اور سوز و یقین سے معمور ہو، کیوں کہ دعا صرف اسی کا نام نہیں کہ دو چار جملے یاد کرلیں، اور نمازوں کے بعد ان کو زبان سے، یاد کیے ہوئے سبق کی طرح پڑھ دیا کریں بلکہ دعا کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے دربار میں درخواست پیش کرنا ہے، جس طرح حاکم کے یہاں درخواست دیتے ہیں، تو درخواست دیتے وقت آنکھیں بھی اسی طرف لگی ہوئی ہوتی ہیں، دل ہمہ تن اُدھر متوجہ ہوتا ہے، صورت بھی عاجزوں کی سی بناتے ہیں، اگر زبانی کچھ عرض کرنا ہوتا ہے تو کیسے گفتگو کرتے ہیں؟ اور اپنی عرضی

---

(۱) صحيح مسلم ، ج: ۳ ص ۸۵، حديث : ۲۳۹۳، باب قبول الصدقة من الكسب الطيّب، دارالجيل، بيروت.

منظور کروانے کے لیے پورا زور لگاتے ہیں، اور اس بات کا یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہمیں آپ سے پوری امید ہے کہ ہماری درخواست پر پوری توجہ ہوگی، ایسے ہی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے وقت دل ودماغ اسی کی طرف ہو، اور پورے خلوص سے دعا مانگی جائے، کیوں کہ دوسری عبادات کی طرح دعا میں بھی خلوص ایک اہم شرط ہے جس کے بغیر کوئی بھی عمل قبول نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ "۔
(سورة غافر، آيت ٦٥.)

(وہی ( بذات خود) زندہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کو تم پکارو اپنے دین کو اسی کے لیے خالص کرکے۔)

سورۂ حج میں ارشاد الٰہی ہے:

" لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ "۔
(سورة الحج، آيت ٣٧.)

(نہ ان (قربانیوں) کے گوشت اللہ کو پہنچتے ہیں نہ خون، مگر تمھارا تقویٰ پہنچتا ہے۔)

غفلت ولا پرواہی اور دل کی بے حضوری سے مانگی ہوئی دعا اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا ، جیسا کہ ترمذی ومستدرک حاکم میں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" اُدْعُوا اللّٰهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بالإجَابَةِ، وَاعْلَمُوا أَنّ اللّٰه لا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لاَهٍ"۔ (۱)

(اللہ سے دعا کرو اس حال میں کہ تمھیں قبولیت کا مکمل یقین ہو اور یہ بات ذہن نشین کرلو کہ اللہ کسی ایسے شخص کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا دل غافل اور لاپرواہ ہو۔)

(۱)ترمذی ،ج: ٥، ص:٥١٧، حديث : ٣٤٧٩، دارإحياء التراث العربي، بيروت.

### (۳) فرائض کی ادائگی اور کبائر سے پرہیز:

قبولیت دعا کی تیسری شرط فرائض وواجبات کی ادائگی بھی ہے کیوں کہ اسلام کے ارکان واعمال: نماز وروزہ، حج وزکاۃ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہ کے ترک سے انسان اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجرم ومبغوض قرار پاتا ہے۔

فرائض وواجبات پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ ساتھ شراب نوشی، حسد وکینہ، غرور و تکبر، غیبت اور چغلی، مکروفریب، جھوٹ اور قطع رحمی اور دیگر کبیرہ گناہوں سے بھی پرہیز بہت ضروری ہے کیوں کہ کتاب وسنّت میں ان کی مذمّت واضح طور پر آئی ہے۔

اور اگر ان میں سے ہر ایک کی مذمت پر مشتمل آیات واحادیث لکھی جائیں تو گفتگو بہت دراز ہوجائے اس لیے بنظر اختصار ترک کی جاتی ہے۔

## آداب دعا

جس طرح قبولیتِ دعا کے شرائط ہیں اسی طرح اس کے کچھ آداب بھی ہیں جو قبولیت دعا کے لیے مؤثر ثابت ہوتے ہیں، وہ آداب درج ذیل ہیں:

### (۱) طہارت ووضو:

پہلا ادب یہ ہے کہ دعا کرنے والا باوضو ہو کیوں کہ طہارت وپاکیزگی شریعت کی نظر میں جہاں نماز وتلاوت کے لیے لازم ہے، وہیں یہ بہت پسندیدہ اور مطلوب صفت بھی ہے۔ پاک صاف رہنے والے بندوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے:

''وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ''( سورۂ توبه، آیت : ۱۰۸ )

(اور اللہ تعالیٰ پاک وصاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔)

اس لیے دعا ومناجات سے پہلے وضو کرلینا چاہیے۔ سنن ابی داؤد، نسائی، صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم میں حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استنجا کر رہے تھے، میں نے آکر سلام کیا: آپ

ﷺ نے وضو کر لینے تک سلام کا جواب نہ دیا۔

اس کے بعد عذر پیش کرتے ہوئے فرمایا:

"إِنِّيْ كَرِهْتُ أَن أَذْكُرَ اللهَ إِلَّا عَلٰى طُهْر (أَوْ قَالَ عَلىٰ الطَّهَارَةِ)"۔[1]

(مجھے یہ اچھا نہ لگا کہ میں طہارت کے بغیر اللہ کا ذکر کروں۔)

اور جب دعا بھی اللہ کا ذکر اور اس کی عبادت ہے تو اس کے لیے بھی طہارت اور وضو ہونا ہی چاہیے۔

## (۲) استقبال قبلہ:

دعا و مناجات کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا بھی ایک مستحب اور پسندیدہ امر ہے، اس لیے کہ شریعت اسلامیہ نے نماز کے لیے قبلہ رخ ہونے کا حکم دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کا دعا کرتے وقت بھی قبلہ رخ ہونا کئی احادیث سے ثابت ہے۔

صحیح بخاری میں ہے:

"اِسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْقِبْلَةَ فِيْ دُعَاءِ الاِسْتِسْقَاءِ" ۔(۲)

(نبی ﷺ نے دعاے استسقا کے وقت اپنا رخ انور قبلہ کی طرف کرلیا۔)

صحیح مسلم میں ہے:

"اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فِيْ دُعَائِهٖ يَومَ بَدْرٍ"۔[3]

(نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ بدر کے موقع پر دعا کرتے وقت اپنے رخِ زیبا کو قبلہ کی طرف کرلیا۔)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ یہ بات مسنون اور آداب دعا میں سے ہے کہ دعا کرتے

---

(۱)۔سنن ابی داؤد، ج: ۱، ص: ۸، حدیث : ۱۷، باب إيراد السلام وهو يبول، دارالكتاب العربي، بيروت.

(۲) بخاری مع فتح الباری، ج: ۱۱، ص: ۱۴۸.

(۳) صحيح مسلم بحواله فتح الباری ۱۱/ ۱۴۸.

وقت بندہ قبلہ رُو ہو۔

## (۳) دونوں ہاتھ اٹھانا:

دعاکرنے کے لیے اپنے دونوں ہاتھوں کو اُوپر تقریبًا چہرے یا کندھوں کے برابر تک اٹھائے، اس لیے کہ یہ گداگر کی حالت کے مشابہ ہے، جیسے فقیر کسی دروازے پر کھڑے ہوکر سوال کرتا ہے۔ اور اپنا کاسہ خیرات لینے کے لیے آگے بڑھادیتا ہے۔ اسی طرح بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھوں کا پیالہ خیرات کے لیے بڑھادے۔

أبوداوٗد، ترمذی ، ابن ماجہ، مستدرک حاکم اور مسند أحمد میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

" إِنَّ حَيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِه إِذَا رَفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْن. "[۱]

(اللہ تعالیٰ بہت ہی زیادہ حیااور نوازش والاہے اسے اس بات سے حیاآتی ہے کہ اپنے بندے کے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو خالی ونامراد واپس لوٹادئے۔)

اس حدیث سے معلوم ہواکہ دعاکے وقت ہاتھ اُٹھانا سنت ہے، اور یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

" أَنَّ النَبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ دُعَائِهِ إِلاَّ فِيْ الاِسْتِسْقَاءِ۔"[۲]

(نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو اوپر نہیں اٹھاتے تھے، سوائے دعا

---

(۱) سنن أبوداؤد، ج: ۱،ص: ۵۵۳، حديث: ۱٤۹، باب الدعاء، دارالكتاب العربي، بيروت.

(۲) سنن ابن ماجه،ج:۱، ص:۳۷۳، حديث: ۱۱۸۰، باب من كان لايرفع يديه في القنوت ،دارالفكر، بيروت.

استسقا کے)

تو اس حدیث سے مطلقاً ہاتھ اٹھانے کی نفی مراد نہیں، بلکہ دوسری دعاؤں میں دعاے استسقا کی طرح مبالغہ کے ساتھ ہاتھ اٹھانے کی نفی مراد ہے۔

## (۴) ہاتھ اٹھانے کی کیفیت:

دعا کے لیے ہاتھ اس انداز سے اٹھائے جائیں کہ ہاتھوں کی پشت قبلہ کی طرف ہو اور ان کا اندرونی حصّہ اپنے چہرے کی طرف یعنی دونوں کی ہتھیلیاں چہرے کے سامنے ہوں۔ اس سلسلے میں حضرت مالک بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنن ابی داؤد میں روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْأَلُوْهُ بِبُطُوْنِ أَكُفِّكُمْ وَلاَ تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا." [1]

(جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو اپنی ہتھیلیوں کے اندرونی حصّے سے مانگو، ہتھیلیوں کی پشت سے نہ مانگو۔)

ایسے ہی اَبوداؤد، ابن ماجہ، معجم طبرانی کبیر اور مستدرک حاکم میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سَلُوْا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ أَكُفِّكُمْ وَلاَ تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا"۔ [2]

(اللہ سے ہتھیلیوں کے رخ مانگو۔ الٹے ہاتھوں نہ مانگو۔)

جب کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں:

"وَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ"۔ [1]

---

(۱) سنن أبوداؤد، ج: ۱، ص: ۵۵۳، حديث: ۱٤۸۸، باب الدعاء، دارالكتاب العربي، بيروت.

(۲) سنن أبوداؤد، ج: ۱، ص: ۵۵۲، حديث: ۱٤۸۷، باب الدعاء، دارالكتاب العربي، بيروت.

(اور پھر ہاتھوں کو اپنے چہروں پر پھیر لو۔)

## (۵) حمد وثنا اور درود شریف سے دعا کی ابتدا:

دعا سے پہلے اللہ کی حمد وثنا کرے اور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھے، پھر دعا کرے۔کیوں کہ سنن أبوداود، ترمذی، نسائی، ابن حبان اور مسند أحمد میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک ایسے آدمی کو نبی اکرم ﷺ نے نماز کے بعد دعا کرتے ہوئے سنا، جس نے درود پاک نہیں پڑھا تھا، تو آپ ﷺ نے اس کو بلایا اور فرمایا:

"إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ"[۲]

(جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ اللہ کی حمد وثنا سے شروع کرے، پھر نبی اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھے اور پھر اپنے لیے جو دعا چاہے مانگے۔)

## (۶) توبہ واقرار گناہ:

دعا کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ بندہ اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اقرار کرکے توبہ واستغفار کرے اور اپنے رب سے یہ عہد کرے کہ وہ آئندہ ان گناہوں کا ارتکاب نہیں کرے گا۔چنانچہ حضرت یونس علیہ الصلاۃ والسلام کا قصہ قرآن پاک میں معروف ہے کہ انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں اپنی خطا کا اعتراف کیا اور نجات کے لیے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا اور انھیں مچھلی کے پیٹ سے نجات دلائی جیسا کہ سورۃ الانبیاء میں ارشاد الٰہی ہے:

---

(۱) سنن أبوداؤد، ج: ۱، ص: ۵۵۲، حديث ١٤٨٧، باب الدعاء، دارالكتاب العربي، بيروت.

(۲) سنن أبوداؤد، ج: ۱، ص: ۵۵۱، حديث ١٤٨٣، باب الدعاء، دارالكتاب العربي، بيروت.

”وَ ذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ ‌ۖ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ‌ۚ ۝ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ‌ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنۡجِى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ“۔(سورۂ انبیا،آیت: ۸۷)

(مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کو یاد کرو! جب وہ چلا غصّے میں بھرا، تو خیال کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے۔ بالآخر وہ اندھیروں کے اندر سے پکارا اٹھا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں بے جا کرنے والوں میں ہو گیا۔ تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دے دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچا لیتے ہیں۔)

صحیح بخاری اور مسند احمد میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بندہ جب گناہ کر بیٹھے اور یہ کہے:

”رَبِّ أَذْنَبْتُ( أَصَبْتُ) ذَنْبًا فَاغْفِرْ“۔

(اے اللہ! مجھ سے گناہ ہو گیا، تو مجھے بخش دے۔)

اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”أَ عَلِمَ عَبْدِيْ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ.“

(کیا میرے بندے کو اس بات کا علم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا اور ان پر گرفت بھی فرماتا ہے؟۔)

اور پھر فرماتا ہے:” غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ“ ۔[1] (میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔)

## (۷) نیک اعمال اور نیک بندوں کا وسیلہ:

دعا کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ اپنے اعمالِ صالحہ کے وسیلے سے دعا کرے۔ کیوں کہ

(۱) صحیح بخاری، ج: ٦، ص: ٢٧٢٥، حديث ٧٠٦٨، باب قول الله تعالىٰ”يريدون أن يبدلوا“، دارابن كثير، بيروت.

خلوصِ نیّت کے ساتھ کیے گیے اعمال صالحہ کے وسیلہ سے دعا کرنا بھی قبولیت دعا کے لیے انتہائی مؤثر ہے جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں اصحاب غار والا واقعہ مذکور ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پہلے زمانہ میں تین آدمی اپنے کسی سفر میں نکلنے، رات کا وقت تھا تو اچانک آندھی اور بارش آگئی۔ ان تینوں نے آندھی اور بارش سے بچنے کے لیے ایک پہاڑ کی غار میں پناہ لی۔ طوفان اور بارش کی وجہ سے ایک بہت بڑا پتھر لڑھکتا ہوا اسی غار کے منہ پر آگیا جس میں یہ تینوں داخل ہوئے تھے اور غار کا منہ بند ہو گیا تو اس وقت ان تینوں نے مشورہ کیا اور کہا:

”لَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوْا اللهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ.“ (۱)

(اس بڑی چٹان سے نجات پانے (اور بچنے) کا سوائے اس کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ تم اپنے نیک اعمال کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔)

تو انہوں نے اپنے ان اعمال کے وسیلہ سے دعا کی جو خالص اللہ کے لیے کیے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی مشکل یوں آسان فرمادی کہ چٹان راستے سے ہٹ گئی اور انہیں نجات مل گئی۔ ان تینوں کے ان اعمال کی تفصیلات بھی صحیح بخاری و مسلم میں مذکور ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے وسیلے سے بھی دعا کی جائے تو وہ بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوتی ہے۔

جیسا کہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے خیر وعافیت (یعنی بینائی واپس آنے) کی دعا فرمادیں۔ تو سرکار نے فریا: اگر تو چاہے تو تیرے لیے دعا کو موخّر کردوں جو تیرے لیے بہتر ہے، اور اگر تو چاہے تو تیرے لیے ابھی دعا کردوں، اس نے عرض کیا: ابھی دعا فرمادیں۔ تو سرکار اقدس ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا، اور فرمایا: یہ دعا کرنا:

(۱) صحیح مسلم، ج: ۸، ص: ۸۹، باب قصّة أصحاب الغار الثلاثة.

" اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ ! إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِيْ حَاجَتِيْ هَذِهِ لِتُقْضىٰ لِيَ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ." (۱)

(یعنی اے اللہ ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ کی طرف توجہ کرتا ہوں نبی رحمت محمد مصطفیٰ کے وسیلے سے ۔ اے محمد ﷺ ! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ پوری ہو، اے اللہ ! میرے بارے میں حضور ﷺ کی سفارش قبول فرمایا۔)

## (۸) اسمائے حُسنیٰ کے ساتھ دعا:

دعا کے آداب کے میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حُسنیٰ کے ساتھ دعا کی جائے کیوں کہ اللہ کے اسمائے حُسنیٰ کے ساتھ اس سے جو بھی فریاد و دعا کی جائے گی اسے انشاء اللہ درجۂ قبولیت ضرور حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا "۔ (اعراف: آیت ۱۸۰)

(اللہ تعالیٰ کے اچھے نام ہیں تو اسے انہیں ناموں سے پکارو۔)

قرآن کریم کے یہ الفاظ اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں اور اپنی مخلوق پر انتہائی مہربان اور کرم فرما ہے کہ مانگنے کا بھی حکم دیتا ہے اور اس کا طریقہ بھی خود ہی تعلیم فرماتا ہے۔

## (۹) پہلے اپنے لیے دعا کریں:

دعا کا آغاز اپنی ذات سے کرنا مسنون ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یوں دعا فرمائی:

" رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ "۔ (ابراھیم: ۴۰، ۴۱)

---

(۱)سنن ترمذی، کتاب الدعوات ، حدیث ۳۵۷۸، باب الدعاء، دار احیاء التراث العربي، بیروت۔

(اے اللہ میرے رب! مجھے نماز کا پابند رکھ اور کچھ میری اولاد کو بھی، اے ہمارے رب میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی بخش اور دیگر مؤمنوں کو بھی بخش دے جس دن حساب ہوگا۔)

اور حضرت نوح علیہ السلام نے اس طرح دعا مانگی:

" رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا "۔ (نوح، آیت: ۲۸)

(اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو بھی ایماندار ہو کر میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور ایماندار عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی کے اور کسی بات میں نہ بڑھا۔)

ہمارے نبی ﷺ نے بھی امّت کو یہی طریقہ تعلیم فرمایا ہے جیسا کہ اَبوداوٗد، ترمذی، سنن نسائی، مستدرک حاکم اور صحیح ابن حبان میں حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

" كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَءَ بِنَفْسِهِ." [1]

(نبی ﷺ جب کسی کا ذکر فرماتے اور اس کے لیے دعا فرماتے تو دعا کا آغاز اپنی ذات سے فرماتے تھے۔)

اس لیے دعا کا آغاز اپنی ذات سے کریں، پہلے اپنے لیے مانگیں پھر اپنے والدین اور دوست واحباب کے لیے اور پھر دیگر تمام اہل اسلام کو بھی اپنی دعا میں شامل کریں۔

## (۱۰) جامع دعا کرنا:

دعا کا ایک ادب یہ بھی ہے اللہ تعالیٰ سے جامع قسم کی دعائیں کریں یعنی جن کے الفاظ کم

(۱)سنن ترمذی،ج: ٥، ص: ٤٦٣، باب أنّ الداعی یبدأ بنفسه، حدیث ٣٣٨٥، دار احياء التراث العربي، بيروت.

اور معانی زیادہ ہوں اور ان الفاظ میں دین و دنیا کی بھلائیاں آجائیں جیسا کہ اَبوداوٗد، ابن حبان، مسند اَحمد اور مستدرک حاکم میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

" كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوَى ذَالِكَ. "[1]

(نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور ان کے ماسوا کو چھوڑ دیتے تھے۔)

## (۱۱) آہستگی سے دعا کرنا:

دعا و مناجات آہستہ آہستہ کرنی چاہیے کیوں کہ آہستہ دعا کرنے میں بہ نسبت بلند آواز سے دعا کرنے کے زیادہ عاجزی وانکساری ہوتی ہے، ریاکاری اور دکھاوے کا خطرہ نہیں ہوتا جس کے آجانے سے عمل کا کوئی وزن نہیں رہتا، چنانچہ سورۂ اعراف، آیت ۵۵/ میں ارشادِ ربّانی ہے:

" اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً "۔

(اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر اور پوشیدگی سے پکارو۔)

اور سورۂ مریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

" اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا "۔( سورۂ مریم: آیت ۳)

(جب اس نے اپنے پروردگار کو چپکے چپکے (آہستہ آہستہ) پکارا۔)

## (۱۲) دعائیہ کلمات کو بار بار دہرانا:

دعا کرتے وقت دعا کے الفاظ دو دو، تین تین مرتبہ دہرائیں، بار بار کہیں جیسے اگر کوئی آدمی اللہ تعالیٰ سے رزق مانگے تو صرف ایک مرتبہ ہی " اَللّٰهُمَّ اُرْزُقْنِيْ " نہ کہے بلکہ ان الفاظ کو کم از کم تین مرتبہ کہے: " اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ " ۔

---

(۱)سنن أبوداؤد، ج: ٥ ، ص: ٥٥٢، حديث ١٤٨٤، باب الدعاء، دار الكتاب العربي، بيروت، لبنان.

(اے اللہ! ہمیں رزق دے، اے اللہ ہمیں رزق دے، اے اللہ ہمیں رزق دے۔)
جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:
" كَانَ (صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا دَعَا دَعَاً ثَلَاثًا ." [1]
(نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تو دعائیہ کلمات کو تین تین مرتبہ دہراتے تھے۔)

## (۱۳) کثرت سے دعا مانگنا:

دعا کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بکثرت دعا کریں۔ تنگ دستی ہو یا خوشحالی، ہر حالت میں اللہ تعالیٰ سے دعا و عبادت کا تعلق قائم رکھیں۔ جو آدمی خوش حالی وآسودگی میں دعا نہیں کرتا لیکن جیسے ہی کسی مصیبت و پریشانی مبتلا ہوتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ سے لمبی لمبی دعائیں کرنا شروع کر دیتا ہے۔ ایسا آدمی تو صرف مطلب کا آدمی ہوتا ہے۔ اور زیادہ تر لوگ اسی کمزوری کا شکار ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اسی طبعی کمزوری یا انسانی طبیعت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

" وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِیْبًا اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِیَ مَا كَانَ یَدْعُوْۤا اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ وَ جَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ "۔ (زمر: آیت ۸)

(انسان پر جب کوئی آفت آتی ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اسے پکارتا ہے، پھر جب اس کا رب اسے اپنی نعمت سے نواز دیتا ہے تو وہ اس مصیبت کو بھول جاتا ہے جس پر وہ پہلے پکار رہا تھا، اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر ٹھہرانے لگتا ہے تاکہ لوگوں کو اس (اللہ) کے راستے سے گمراہ کرے۔)

مطلب یہ ہے کہ مجبوری و تنگ دستی میں تو سبھی لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس آدمی کی دعا زیادہ قدر والی ہوتی ہے جو آسائش وآسانی اور آسودگی و خوش

---

(۱) صحيح مسلم، ج: ٥، ص:، ١٧٩، حديث : ٤٧٥٠، باب مالقي النبي من أذى المشركين، دارالجيل، بيروت.

حالی کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کو نہیں بھولتا۔ کیونکہ نمک حلال ووفادار وہی غلام ہوتا ہے جو کسی بھی حال میں اپنے آقا کو نہ بھولے۔ جامع ترمذی اور مستدرک حاکم میں حضرت اَبوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِيْ الرَّخَاءِ." (۱)

(جو یہ چاہتا ہے کہ سختیوں اور تنگ دستیوں کے زمانے اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے، اسے خوش حالی کے زمانے میں کثرت سے دعا کرتے رہنا چاہئے۔)

حالات خواہ کیسے ہوں، دعا و مناجات کی کثرت کریں۔ کیوں کہ آپ ایسی ذات سے سوال کر رہے ہیں جس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوسکتے۔ جو عطا کرتے کبھی نہیں تھکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین بندہ وہی ہے جو سوال کرتے کبھی نہ تھکے۔

سنن ترمذی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سَلُوْا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَ جَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ مِنْ فَضْلِهِ، وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ إِنْتِظَارُ الْفَرَجِ." (۲)

(اللہ سے اس کا فضل وکرم طلب کرو۔ اللہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے۔ اور افضل عبادت کشائش کا انتظار کرنا ہے۔)

### (۱۴) مسنون الفاظ سے دعا کرنا:

اپنی کسی بھی حاجت وضرورت کے وقت جب اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو کوشش کریں کہ

(۱)سنن الترمذی، ج: ۵، ص: ٤٦٢، حديث: ٣٣٨٢، باب أنّ دعوة المسلم مستجابة، دار إحياء التراث العربی،بيروت.

(۲)سنن الترمذی، ج: ۵، ص: ٥٦٥، حديث: ٣٥٧١، باب في انتظار الفرج وغير ذٰلك، دار إحياء التراث العربی،بيروت.

دعا کے الفاظ وہ ہوں، جو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں آئے ہیں، کیوں کہ نبی رحمت ﷺ نے اپنے خالق و مالک سے جن الفاظ سے دعائیں کی ہیں ان سے زیادہ مؤثر زبان اور بلیغ الفاظ کوئی لا ہی نہیں سکتا۔ اور پھر ہر انسان کو روزمرّہ زندگی میں پیش آنے والی تقریبًا جتنی بھی ضروریات و حوائج ہیں، ان سب کے متعلّق زبانِ رسالت مآب ﷺ سے نکلی ہوئی بے شمار دعائیں موجود ہیں۔ لیکن بندہ اگر اخلاص قلب کے ساتھ اپنے لفاظ میں بھی اللہ تعالیٰ سے عاجزی کے ساتھ دعا کرے تو یہ بھی بلاشبہ جائز و درست ہے، اور اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی امید ہے۔

## (۱۵) گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرنا:

اللہ تعالیٰ سے کسی ایسی چیز کی دعا ہرگز نہ کریں جسے شریعت نے جرم و گناہ اور ظلم قرار دیا ہو، جس سے کسی کی حق تلفی یا قطع رحمی و قطع تعلقی ہوتی ہو۔ مثلاً یہ دعا کرنا کہ اے اللہ! میرے اور فلاں رشتہ دار میں جدائی ڈال دے، یہ کہ اے اللہ! مجھے سینما دیکھنے کی توفیق دے، یا فلاں جگہ سے چوری کرنے میں میری مدد فرما، ایسی دعائیں مانگنا ناجائز ہے۔ کیوں کہ ایسی دعائیں بارگاہِ الٰہی میں قبولیت سے ہم کنار نہیں ہوتیں، جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ.“ (۱)

(بندے کی دعا اگر گناہ یا رشتہ توڑنے کی نہ ہو تو وہ دعا قبول کی جاتی ہے۔)

## (۱۶) بے صبری کا مظاہرہ نہ کرنا:

دعا کی قبولیت کے لیے بے صبری کا مظاہرہ نہ کریں یعنی اگر آپ مسلسل اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکل رہا ہے، اور دعا جلدی قبول نہیں ہو رہی ہے تو بے صبری اور بے قراری کا مظاہرہ کرتے ہوئے دعا ترک نہ کریں بلکہ دعا مسلسل جاری رکھیں۔

(۱)صحيح مسلم، ج: ۸، ص: ۸۷، حديث: ۷۱۱۲، دارالجيل، بيروت.

یوں سمجھیے کہ جب تک کھانا اچھی طرح پک کر تیار نہ ہوجائے اور بچے کے کھانے کا وقت نہ ہوجائے، ماں اپنے بچے کو کھانا نہیں دیتی کیوں کہ ماں جانتی ہے کہ کون سا وقت بچے کو کھانا دینے کے لیے مناسب ہے اور کون سا نہیں، لیکن بچہ اپنی نادانی کی وجہ سے روتا اور ضد کرتا ہے کیوں کہ وہ تاخیر کی مصلحت کو نہیں سمجھتا۔

ایسے ہی انسان بہت سی دعاؤں کو اپنے لیے بہتر و مفید سمجھ کر مانگتا ہے اور بہت سی تکلیفوں کو وہ ناپسند کرتے ہوئے ان سے دور ہونے کی دعا کرتا ہے حالاں کہ واقعہ اس کے خلاف ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔـا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔـا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ " (بقرہ ۲: آیت ۲۱۶)

(ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو، اور وہ تمھارے حق میں بہتر ہو، اور یہ (بھی) ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو بہتر سمجھو حالاں کہ وہ تمھارے حق میں بری ہو۔ اور اللہ تعالیٰ (تمھارے نفع ونقصان کو خوب) جانتا ہے اور تم (اس کو پوری طرح) نہیں جانتے۔)

بسا اوقات انسان دعا کی عدم قبولیت کی وجہ سے بے صبری کا مظاہرہ کرتا ہے اور دعا ترک کر دیتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے:

" لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ ."

(بندے کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے بشرطیکہ کسی گناہ یا قطع تعلّق کی دعا نہ ہو، جب تک وہ جلدی بازی اور بے صبری نہ کرے۔)

کسی نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! استعجال (جلد بازی و بے صبری) کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يَسْتَجِيْبُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ

وَيَدَعُ الدُّعَاءَ ." [۱]

(آدمی یہ کہنے لگے کہ میں دعا کرتا رہا مجھے تو قبول ہوتی نظر نہیں آتی اور پھر اُکتا کر دعا کرنا چھوڑ دے۔)

## (۱۷)یقین واعتماد کے ساتھ دعا کرنا:

دعامیں کسی شرط کا استعمال نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کو عفوو غفور اور رؤف ورحیم سمجھتے ہوئے پورے یقین واعتماد اور عزم و پختگی سے دعا کریں۔کیوں کہ دعامیں شرط کا استعمال کرنا ممنوع ہے۔

اس بات کی صراحت صحیح بخاری ومسلم، نسائی اور مسند احمد میں ہے۔ چناں چہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

" إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ ، وَلاَ يَقُولَنَّ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّهُ لاَ مُسْتَكْرِهَ لَهُ. " [۲]

(جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو یقین وعزم کے ساتھ اللہ سے سوال کرے اور ہرگز یہ نہ کہے کہ اے اللہ !اگر تو چاہے تو مجھے (فلاں چیز) دے دے کیوں کہ اس کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔)

## (۱۸)امام صرف اپنے لیے دعا نہ کرے:

دعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ امام تنہا اپنے لیے دعا نہ کرے، بلکہ سب مقتدیوں کے لیے بھی دعا کرے۔ مثلاً (میری) کی بجائے (ہماری) اور (میں) کی بجائے (ہم) کے الفاظ استعمال کرے۔ اگر کوئی امام بوقتِ دعا مقتدیوں کو نظر انداز کر کے محض اپنا ہی خیال رکھتا ہے تو

---

(۱)صحیح مسلم، ج: ۸، ص: ۸۷، حدیث: ۷۱۱۲، دارالجیل، بیروت.

(۲)صحیح بخاری، ج: ۵، ص: ۲۳۳٤، حدیث: ٥٩٧٩،باب ليعزم المسئلة فإنّه لامكره له ، دارابن الكثير، يمامه، بيروت.

اس کا یہ طرز عمل خیانت کے مترادف ہوگا۔ جیسا کہ ابوداؤد، نسائی، ترمذی، مستدرک حاکم اور صحیح ابن حبان میں فرمان رسول ﷺ ہے:

" لاَ يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ " (۱)

(جب کوئی آدمی لوگوں کی امامت کرے تو انہیں چھوڑ کر اپنے آپ کو دعا کے ساتھ خاص نہ کرے اور اگر کسی نے ایسا کیا تو اس نے ان کے ساتھ خیانت کی۔)

## (۱۹) حد سے تجاوز نہ کرنا:

دعا کرتے وقت حد سے تجاوز نہ کرے، یہ ادب قرآن کے ان کلمات سے معلوم ہوتا ہے۔ جو سورۂ اعراف میں ہیں، ارشاد الٰہی ہے:

" اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ "۔

(سورۂ اعراف، آیت : ۵۵)

(اللہ کو گڑگڑا کر اور پوشیدگی سے پکارو، اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔)

اور حد سے تجاوز کرنے کی ممانعت حدیث شریف میں بھی آئی ہے جیسا کہ ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم اور مسند احمد میں حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الطُّهُورِ وَالدُّعَاءِ." (۲)

---

(۱)سنن أبوداؤد، ج: ۱، ص: ٣٤، حديث: ٩٠،باب أيصلّي الرجلُ وهو حَاقن؟ دارالكتاب العربي،بيروت.

(۲)سنن أبوداؤد، ج: ۱، ص: ٣٦، حديث:٩٦،باب الإسراف فى الوضوء، دارالكتاب العربي،بيروت.

(اس امت میں کچھ ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جو طہارت و وضو اور دعا میں حد سے تجاوز کریں گے۔)

## (۲۰) صالح اور نیک لوگوں سے دعا کی درخواست کرنا:

نیک لوگوں سے دعا کروانا صرف جائز ہی نہیں بلکہ ایک مستحسن کام ہے کیوں کہ اس طرح قبولیت دعا کی زیادہ امید ہوتی ہے۔ اور پھر نبی اکرم ﷺ سے دوسروں کا اپنے لیے دعا کی درخواست کرنا صحیح احادیث سے ثابت ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم ﷺ سے دعا کروایا کرتے تھے۔

## (۲۱) موت کی دعا نہ کریں:

اپنی موت کی دعا نہ کریں کیوں کہ ایک مومن کے لیے یہ ہرگز مناسب نہیں کہ وہ دنیا کی زندگی سے دل برداشتہ ہو کر اپنے لیے موت کی تمنّا اور دعا کرے۔ اس لیے کہ اگر وہ نیک ہے تو ہوسکتا ہے کہ اس کی نیکیوں میں اضافہ ہو جائے اور اگر گنہگار ہے تو ممکن ہے کہ اس کو توبہ کی توفیق مل جائے اور اس کے گناہ معاف ہو جائیں۔

صحیح بخاری و مسلم، سنن اربعہ اور مسند احمد میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" لاَ يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ."

(تم میں سے کوئی شخص مصیبت کی وجہ سے موت کی خواہش نہ کرے۔)

اور اگر کچھ کہنا ضرور ہی ہو تو اِسی حدیث میں ہے کہ وہ اس طرح دعا کرے:

" اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِيْ." (۱)

(۱)صحیح بخاری، ج: ۵، ص: ۲۱۴۶، حدیث: ۵۳۴۷،باب نهي تمني المريض

(اے اللہ! جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے حق میں بہتر ہو تو مجھے وفات دے دے۔)

### (۲۲) رونا اور آنسو بہانا:

دورانِ دعا رونا اور آنسو بہانا دعا کی قبولیت کے لیے موثر ترین ذریعہ ہے۔ صحیح مسلم میں عبداللہ بن عَمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے بارے میں یہ ارشادِ الٰہی پڑھا:

" رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ "۔ (ابراہیم، آیت: ۳۶)

(اے میرے پالنہار! انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ سے بھٹکا دیا۔ تو جو میری تابعداری کرے وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تُو بخشنے والا مہربان ہے۔)

اور قرآن کریم میں وارد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول پڑھا:

" اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ "۔ (سورۂ مائد: آیت ۱۱۸)

(اگر تو انہیں سزادے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو اِنہیں معاف فرمادے تو تُو زبردست، حکمت والا ہے۔)

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھالیے اور " اللَّهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي " (اے اللہ! میری امت کو معاف کر) کہتے گئے اور روتے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا کہ تمھارا رب بہتر جانے والا ہے پھر بھی جاؤ اور پوچھو تو سہی کیوں روتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وجہ بتائی حالاں کہ اللہ اسے بہتر جانتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرئیل! جاؤ اور کہو: اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)!

---

الموت، دارابن الكثير، يمامه، بيروت.

" إِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِي أُمَّتِكَ وَلاَ نَسُوْءُكَ."

(آپ کی امت کے معاملے میں ہم آپ کو راضی کریں گے، پریشان نہیں کریں گے۔)

## (۲۳) اپنی ذات اور اپنے اہل ومال کے خلاف بددعا نہ کرنا:

دعا کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ اپنے اور اہل ومال کے خلاف بددعا نہ کرے، صحیح مسلم، ابوداؤد اور ابن حبان میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

" لَا تَدْعُوْا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلَى أَوْلَادِكُمْ ، وَلاَ تَدْعُوْا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللهِ سَاعَةَ نَيْلٍ لِيُسْأَلَ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبَ لَكُمْ." (۱)

(اپنے خلاف بددعا نہ کرو، اپنی اولاد کے خلاف بھی بددعا نہ کرو، اپنے مال ومتاع کے خلاف بھی بددعا نہ کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اللہ سے عطائیں پانے کی گھڑی میں بددعا کر بیٹھو اور وہ اسے قبول فرمالے۔)

# قبولیت دعا کے اوقات

یوں تو اللہ تعالیٰ ہر وقت وہر آن اپنے بندوں کی دعا سنتا اور اسے قبول کرتا ہے، لیکن کچھ خاص اوقات ایسے بھی ہیں جن میں دعائیں بہت جلد قبول ہوجاتی ہیں ، جن میں سے بعض اوقات یہ ہیں:

## (۱) حالت سجدہ میں:

سجدہ کی حالت میں کی گئی دعا کو اللہ تعالیٰ بہت قبول کرتا ہے جیساکہ صحیح مسلم ، ابوداؤد، نسائی ، بیہقی، ابوعوانہ اور مسند احمد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم

(۱)سنن أبوداؤد، ج: ۱، ص: ٥٦٣، حديث:١٥٣٤،باب النهي عن أن يدعو الإنسان علي أهله وماله،دارالكتاب العربى،بيروت.

ﷺ نے فرمایا: " أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوْا الدُّعَاءَ"۔[۱]

(ترجمہ: سجدے میں بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ نزدیک ہوجاتا ہے، تو (اس حالت میں) زیادہ دعائیں مانگاکرو۔)

## (۲) ہر رات کی ایک مخصوص گھڑی:

صحیح مسلم اور مسند احمد میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" إِنَّ فِيْ اللَّيْلِ لَساعَةً لَا يُوَافِقُهَارَجلٌ مُسْلِمٌ، يَسْأَلُ اللهَ خَيْراً مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وذلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ"۔[۲]

(ترجمہ: رات کی ایک گھڑی ایسی ہے کہ دنیاوآخرت کی جس بھلائی کا سوال مسلمان اس میں کرے، اسے اللہ تعالیٰ ضرور پورا کرے گا۔ اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے۔)

## (۳) آدھی رات کو:

آدھی رات بھی قبولیت دعا کا وقت ہے کیوں کہ حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ عنہ سے معجم طبرانی اوسط میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ ، فَيُنَادِي مُنَادٍ : هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهُ ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى ، هَلْ مِنْ مَكْرُوبٍ فَيُفَرَّجَ عَنْهُ ، فَلاَ يَبْقَى مُسْلِمٌ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ إِلاَّ اسْتَجَابَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ، إِلاَّ زَانِيَةً تَبْغِي بِفَرْجِهَا أَوْ عَشَّارًا. "[۳]

---

(۱)سنن ابی داؤد، ج: ۱، ص: ۳۲۶، حدیث: ۸۷۵، باب فی الدعاء في الركوع والسجود، دارالكتاب العربي، بيروت.

(۲) صحیح مسلم، ج: ۲، حدیث: ۱۸۰۶، باب فی اللیل ساعة مستجاب فيها الدعاء، دارالجيل، بيروت.

(۳) المعجم الأوسط للطبراني، ج: ۳، ص: ۱۵٤، حدیث : ۲۷٦۹، باب من إسمه إبراهيم، دارالحرمين ،القاهرة.

(ترجمہ: آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھلتے ہیں، اور ایک منادی اعلان کرتا ہے: کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ کیا کوئی سوال کرنے والا ہے کہ اسے عطا کیا جائے؟ کیا کوئی مبتلائے کرب وبلا ہے کہ اس کی مشکل آسان کی جائے؟ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اس وقت دعا کرے اور اس کی دعا قبول نہ ہو، سوائے زانی عورت کے جو اپنی شرم گاہ سے دھندا کرتی ہے یا پھر جو مسلمان سے دس فیصدی (جبری) وصول کرتا ہے۔)

## (۴) رات کا آخری تہائی حصّہ :

قبولیتِ دعا و مناجات کا چوتھا وقت رات کا آخری تہائی حصہ ہے اور رات غروبِ آفتاب سے لے کر صبح صادق تک کا نام رات ہے، اندازے سے اس کے تین حصے کر کے آخری تہائی حصہ تہجد پڑھنے اور دعا و مناجات کی قبولیت کا وقت ہے، جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور مسند احمد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟"(۱)

(ترجمہ: ہمارے پروردگار کی رحمتیں ہر رات کے آخری حصہ میں آسمانِ دنیا کی طرف متوجہ ہوتی ہیں اور ارشاد ہوتا ہے کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے؟ میں اس کی دعا کو قبول کروں۔ کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اس کو دوں؟۔ کوئی روزی کا طلب گار ہے جو مجھ سے روزی مانگے اور میں اسے رزوزی دوں؟ کوئی ہے جو مجھ سے گناہوں کی معافی مانگے اور میں اس کے گناہ معاف کر دوں۔)

---

(۱) صحیح مسلم،ج: ۲، ص: ۱۷۵، حدیث: ۱۸۰۸، باب الترغیب فی الدعاء والذکر فی آخر اللیل والإجابة فیه، دارالجیل، بیروت.

## (۵) رات کو اچانک جاگنے کے وقت:

رات کو کوئی شخص اچانک نیند سے بیدار ہوجائے تو ایسے وقت میں مانگی ہوئی دعا کو بھی اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

چنانچہ ابوداؤد، ابن ماجہ اور مسند احمد میں حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلَى ذِكْرٍ طَاهِراً فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللهَ تَعَالَى خَيْراً مِنْ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ“ [1]

(ترجمہ: جو مسلمان باوضو ذکر الٰہی کرتا ہوا سوئے اور رات کے کسی وقت بیدار ہوجائے اور ایسے میں اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی بھلائیوں میں سے جو کچھ بھی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرمادیتا ہے۔)

## (٦) اذان کے وقت:

دعاؤں کی قبولیت کا چھٹا وقت وہ ہے جب کسی نماز کے لیے اذان ہو چنانچہ مسند ابویعلیٰ، اور المختارۃ للضیاء المقدسی میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں ہے:

”إِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلاَةِ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتُجِيْبَ الدُّعَاءُ“۔ [2]

(ترجمہ: جب نماز کے لیے اذان دی جائے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔)

---

(۱) سنن أبي داؤد، ج: ٤، ص: ٤٧٠، حديث ٥٠٤٤، باب فی النوم علی الطهارة، دارالكتاب العربي، بيروت.

(۲) مسند أبي يعلى، ج: ٧، ص: ١٩٩، حديث: ٤٠٧٢، باب سليمان التيمي عن أنس بن مالك، دارالمأمون للتراث، دمشق.

## (٧) نماز کی تکبیر کے وقت:

السنن الکبریٰ للبیہقی میں ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تُفْتَحُ أبوابُ السَّمَاءِ ، وَيُسْتَجَابُ الدُّعَاءُ فِي أَرْبَعِة مَوَاطِنٍ: عِنْدَ الْتِقَاءِ الصُّفُوفِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَعِنْدَ نُزُولِ الْغَيْثِ ، وَعِنْدَ إِقَامَةِ الصَّلاَةِ ، وَعِنْدَ رُؤْيَةِ الْكَعْبَةِ" ۔[١]

(ترجمہ: چار اوقات میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں: جنگ کے وقت، بارش کے وقت، نماز کی اقامت کے وقت، اور کعبہ کی زیارت کے وقت ۔)

## (٨) اذان واقامت کے درمیان:

سنن ابوداؤد میں ہے:

"لَا يُرَدُّالدُّعاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ والإِقامَةِ"۔[٢]

(ترجمہ: اذان واقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی ۔)

## (٩) شب قدر میں:

جن اوقات اور مواقع پر دعائیں جلد قبول ہوتی ہیں ، ان میں سے ایک شب قدر ہے۔ اور یہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے ایک رات ہے جس کی اہمیت وفضیلت کے بارے میں قرآن کی ایک پوری سورہ "سورۃ القدر" نازل ہوئی ہے، صحیح بخاری، سنن ابوداؤد سنن ترمذی اور نسائی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"۔[١]

---

(١) السنن الكبرى للبيهقى، ج:٣، ص:٣٦، حديث: ٦٢٥٢، باب طلب الإجابة عند نزول الغيث، مكتبة : دارالباز، مكة المكرمة.

(٢)سنن أبوداؤد، ج: ١، ص: ٢٠٥، حديث ٥٢١، باب ماجاء في الدعاء بين الأذان والإقامة، دارالكتاب العربى، بيروت.

(ترجمہ: جس نے شبِ قدر میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کی رضا کے حصول کے لیے قیام کیا، اس کے سابق تمام گناہ بخشے گئے۔)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اگر شب قدر معلوم ہوجائے تو کیا دعا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا کرنا:

"اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ"۔[۲]

(ترجمہ: اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے، مجھے بھی معاف فرمادے۔)

## (۱۰) بارش کے وقت:

دعاؤں کی قبولیت کا دسواں موقع وہ وقت ہے جب آسمان سے بارانِ رحمت کا نزول یعنی بارش ہورہی ہو جیساکہ سنن ابوداؤد اور مستدرک حاکم میں ارشاد نبوی ہے:

"ثِنْتَانِ لا تُرَدَّانِ: الدُّعاءَ عِنْدَ النِّدَاءِ وَوَقْتَ الْمَطَرِ"۔[۳]

(ترجمہ: دو وقتوں کی دعا رد نہیں کی جاتی، اذان کے وقت اور بارش کے دوران۔)

## (۱۱) جمعہ کے دن کی ایک خاص گھڑی:

قبولیت دعا کے مواقع میں سے گیارہواں موقع جمعہ کا دن اور اس کی بھی ایک خاص گھڑی ہے۔ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" إِنَّ فِيْ الْجُمُعَةِ سَاعَةً لاَ يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ فِيهَا خَيْرًا إِلاَّ

---

(۱) صحيح البخارى، ج:۲،ص:٦٧٢، حديث: ١٨٠٢، باب من صام رمضان إيمانا واحتسابا ونية، دار ابن الكثير، اليمامة، بيروت.

(۲)سنن الترمذى، ج:۵،ص:٥٣٤، حديث:٣٥١٣، دارإحياء التراث العربى، بيروت.

(۳) سنن أبى داؤد، ج:۲، ص: ٣٢٦، حديث: ٢٥٤٢، باب الدعاء عند اللقاء، دارالكتاب العربى، بيروت.

أَعْطَاهُ إِيَّاهُ''۔(۱)

(ترجمہ: جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ جو بھی مسلمان اس میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرے، اللہ تعالیٰ اس کی وہ دعاقبول فرماتا ہے۔)

اور صحیح مسلم میں یہ الفاظ بھی ہیں: '' وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ'' ۔(۲)

(ترجمہ: اور وہ ایک چھوٹی سی گھڑی ہے۔)

وہ ساعت یا گھڑی جمعہ کے دن کس وقت ہے؟ اس کا فیصلہ حتمی طور پر نہیں کیا جاسکتا، البتہ امام احمد رحمۂ اللہ کا قول ہے:

'' أَكْثَرُ الْحَدِيْثِ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ تُرْجَىٰ فِيْهَا إِجَابَةُ الدَّعْوَةِ أَنَّهَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَتُرْجَى بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ'' ۔(۳)

(ترجمہ: اس گھڑی کے بارے میں اکثر احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عصر کے بعد ہے اور یہ بھی امید ہے کہ وہ زوالِ آفتاب کے بعد (یعنی یہ بوقت جمعہ) ہے۔)

## (۱۲) جمعہ کی رات:

جن مواقع پر دعائیں جلد قبول ہوتی ہیں ان میں سے جمعہ کی رات کا آخری حصہ بھی ہے۔ چنانچہ سنن ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا جبھی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کی: آپ پر میرے ماں باپ قربان، یہ قرآن میرے سینے سے نکلا جارہا ہے، میں اس پر قابو نہیں پاتا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوالحسن! کیا تمھیں ایسے کلمات نہ سکھادوں جن

(۱) صحيح مسلم،ج: ۳، ص:۵، حديث: ۲۰۱۰، باب الساعة التى فى يوم الجمعة، دارالجيل، بيروت.

(۲)ايضاً

(۳)سنن الترمذى،ج: ۲، ص: ۳۶۰،باب الساعة التى ترجى فى يوم الجمعة، دارإحياء التراث العربى، بيروت.

کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمھیں نفع پہنچائے اور یہ کلمات انھیں بھی نفع پہنچائے جنھیں تم سکھاؤ اور تم جو بھی علم حاصل کرواسے تمھارے سینے میں نقش کردیں ؟ انھوں نے عرض کی: کیوں نہیں یارسول اللہ ! مجھے وہ کلمات سکھا دیجیے تو آپ نے فرمایا: جب جمعہ کی رات آئے تو اگر تم سے ہو سکے رات کے آخری تہائی حصے میں نماز پڑھو، کیوں کہ اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس وقت دعا بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوتی ہے"۔[۱]

## (۱۳) فرض نماز کے بعد:

سنن ترمذی میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ دعا کب جلد قبول ہوتی ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ وَ دُبُرَ كُلِّ صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ"۔[۲]

(ترجمہ: رات کے آخری حصہ میں اور فرض نماز کے بعد۔)

## (۱۴) تلاوتِ قرآن کے بعد:

مسند احمد و سنن ترمذی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ"۔[۳]

(ترجمہ: جب قرآن پڑھو تو اس کے وسیلے سے اللہ سے مانگو، کیوں کہ کچھ ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے سوال کریں گے۔)

(۱)سنن الترمذی، ج: ۵، ص: ۵۶۳، باب فی دعاء الحفظ، حدیث ۳۵۷۰، داراحیاء التراث العربی، بیروت.

(۲)سنن الترمذی، ج: ۵، ص: ۵۲۶، حدیث: ۳۴۹۹، دارإحیاء التراث العربی، بیروت.

(۳)سنن الترمذی، ج: ۵، ص: ۱۷۹، حدیث: ۲۹۱۷، دارإحیاء التراث العربی، بیروت.

## (۱۵) مجلس ذکر میں:

صحیح مسلم میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

" لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللهَ إِلاَّ حَفَّتْهُمُ المَلاَئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ" ۔[۱]

(ترجمہ: جب کچھ لوگ کسی جگہ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور ان پر رحمت الٰہی سایہ فگن ہوجاتی ہے اور ان پر سکینہ کا نزول ہوتا ہے۔ اور اللہ ان کا ذکر اپنے فرشتوں میں کرتا ہے۔)

## (۱۶) عرفہ کے دن:

دعاؤں کی قبولیت کا ایک موقع یوم عرفہ یعنی ۹/ ذوالحجہ ہے، یہ نہایت مبارک دن ہے، ترمذی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ارشاد نبوی ﷺ ہے:

بہترین دعا یوم عرفہ کی دعا ہے اور بہترین ذکرو دعا جو میں نے اور مجھ سے قبل انبیا نے کی ہے وہ یہ ہے:

" لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" ۔[۲]

(ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے،۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔)

---

(۱)صحیح مسلم، ج: ۸، ص: ۷۲، حدیث ۷۰۳۰، باب فضل الإجتماع على تلاوة القرآن، دارالجیل، بیروت.

(۲)سنن الترمذی،ج: ۵، ص:۵۷۲،حدیث: ۳۵۸۵،باب فی الدعاء یوم عرفة ، دارإحیاء التراث العربی، بیروت.

## (۱۷) سحری کے وقت:

قبولیت دعا کے اوقات میں سے سحری کا وقت بھی ہے اور سحری کا وقت رات کا چھٹا حصہ ہوتا ہے۔ اس وقت دعا واستغفار کرنا مومنوں اور پرہیزگاروں کی علامت ہے۔
سنن ترمذی کی ایک حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قبولیت دعا کے اوقات بتاتے ہوئے فرمایا:

"جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ وَ دُبُرَ كُلِّ صَلواتٍ مَكْتُوبَاتٍ"۔[۱]

(ترجمہ: رات کا آخری حصہ اور فرض نماز کے بعد۔)

## (۱۸) مرغ کی بانگ سنتے وقت:

صحیح بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی میں ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيْكَةِ فَاسْأَلُوْا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعقتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوَا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فإِنَّه رَأى شَيْطَانًا"۔[۲]

(ترجمہ: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اس وقت اللہ تعالیٰ سے فضل واحسان کی دعا مانگا کرو، اس لیے کہ وہ اس وقت فرشتوں کو دیکھتا ہے، اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو "أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" پڑھا کرو، کیوں کہ وہ شیطان کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے۔)

## (۱۹) طواف کی دو رکعتوں کے بعد:

جب طواف کعبہ شریف سے فارغ ہوجائیں تو مقام ابراہیم علیہ السلام اور خانہ کعبہ کو ایک سیدھ میں اپنے سامنے رکھ کر دو رکعتیں پڑھنی ضروری ہیں، ان کے بعد بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔

---

(۱)سنن الترمذی،ج: ۵، ص:۵۲٦،حدیث: ۳٤۹۹، دارإحیاء التراث العربی، بیروت.
(۲)صحیح البخاری ،ج: ۳، ص: ۱۲۰۲، حدیث: ۳۱۲۷، باب خیر مال المسلم غنم یتبع بها شعف، دارابن کثیر، الیمامة، بیروت.

نبی ﷺ کا عمل مبارک بتاتا ہے کہ یہ وقت بھی وقتِ قبولیت ہے۔[1]

## (۲۰) آب زمزم پیتے ہوئے:

سنن ابن ماجہ، مصنَّفِ ابن ابی شیبہ، سنن بیہقی اور مسند احمد میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

" مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ" ۔[2]

(ترجمہ: آب زمزم جس (غرض اور مرض کے لیے) پیا جائے مفید ہے۔)

خود نبی اکرم ﷺ سے تو صحیح سند کے ساتھ آب زمزم پینے کی کوئی دعا ثابت نہیں البتہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب آب زمزم پیتے تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیا کرتے تھے:

" اَللّٰھمَّ إِنِيْ أَسْأَلُكَ عِلْماً نَافِعاً، وَرِزْقاً وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ " ۔[3]

(ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔)

## مومن کی دعا بہر حال قبول ہوتی ہے:

مومن بندے کی زبان سے نکلی ہوئی دعا کبھی بے کار نہیں جاتی، یا تو اس کی دعا کو اسی وقت قبول کر لیا جاتا ہے، یا اس کو آخرت کے لیے ذخیرہ کر لیا جاتا ہے، یا اس کی وجہ سے کوئی آنے والی مصیبت ٹال دی جاتی ہے۔ بشرطیکہ دعا کرنے والا ظلم و جرم کی دعا نہ کرے۔ چنانچہ مسند احمد، مسند أبي یعلیٰ اور مستدرک حاکم میں حضرت أبو سعید خدری سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

(۱) المسلك المتقسط، ص: ۱۳۸. ⊙ تاريخ دمشق لابن عساكر، ج:۷.ص: ٤٣١.

(۲) سنن ابن ماجه، ج: ۲، ص: ۱۰۱۸، حديث: ۳۰٦۲، باب الشرب من زمزم، دارالفكر، بيروت.

(۳) سنن دار قطني، ج:۲، ص: ۲۸۸، حديث: ۲۳۷، باب المواقيت، دارالمعرفة، بيروت.

” مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ ، وَلاَ قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلاَّ أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا إِحْدَى ثَلاَثٍ: إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الآخِرَةِ ،وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ مِثْلَهَا“۔[1]

(ترجمہ: جو بھی مسلمان کوئی دعا کرتا ہے جس میں کوئی برائی نہ ہو اور نہ رشتہ داروں کے ساتھ قطع تعلّق ہوتا ہو تو اللہ اس دعا کے بدلے ان تین باتوں میں سے کوئی ایک ضرور عطافرماتا ہے:

1. یا تو قریب ہی میں اس مانگ پوری کردی جاتی ہے۔
2. یا اُسے آخرت کے لیے محفوظ رکھ لیا جاتا ہے۔
3. یا (اس کے بدلے) اس بندے کی اسی دعا کے برابر کوئی آفت و مصیبت دور کردی جاتی ہے۔)

(۱)مسندأحمد بن حنبل ،ج: ۳، ص: ۱۸، حديث : ۱۱٤۹، مؤسسة قرطبة ،القاهرة.

# باب دوم

- مسنون و ماثور دعائیں

مع ترجمہ

# مختلف اوقات کی مسنون و مقبول دعائیں

● **مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا:**

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ إِفْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

(ترجمہ: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے۔)

اور مسجد سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ۔[۱]

(ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔)

● **کھانے کی دعا:**

کھانا شروع کرنے سے پہلے " بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ "پڑھے اور اگر ابتدا میں پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے یہ کہے " بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ "۔[۲]

(۱)اخرجه مسلم عن أبي أسيد رضی الله عنه فی صحيحه، كتاب صلاة المسافرين،باب مايقول إذا دخل المسجد،ج: ۱، ص: ۲۴۸.

(۲)"سنن أبی داؤد" كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام حديث: ۳۷۶۷، ج:۳، ص:۴۸۷، دار إحياء التراث العربی، بيروت.

## ● کھانے کے بعد کی دعا:

کھانے سے فارغ ہوکر یہ دعا پڑھے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ "۔[۱]

(ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔)

## ● افطار کی دعا:

① اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔[۲]

(ترجمہ: اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔)

② ذَهَبَ الظَّمَأُوَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى۔[۳]

(ترجمہ: پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہوگئیں اور ان شاءاللہ تعالیٰ ثواب ثابت ہوگیا۔)

## ● افطار کرانے والوں کو یہ دعا دے:

أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وأَكَلَ طَعَامَكُمُ الأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ المَلاَئِكَةُ۔[۴]

(ترجمہ: تمھارے پاس روزہ دار افطار کریں، نیک لوگ تمھارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمھارے لیے دعاے رحمت کریں۔)

---

(۱)"سنن أبی داؤد" کتاب الأطعمة، باب مایقول الرجل إذا طعم، ج:۳، ص:۵۱۳، ح:۲۸۵۰، دار إحیاء التراث العربی، بیروت.

(۲)اخرجه ابوداؤد، الاذکار للنووی، ص:۱۷۲ باب مایقول عند الإفطار، المکتبة الأمویة، بیروت، ۱۹۷۱م.

(۳)اخرجه ابوداؤد، الاذکار للنووی، ص: ۱۷۲، باب مایقول عند الإفطار.

(۴)اخرجه ابوداؤد، الاذکار للنووی، ص: ۱۷۳، باب مایقول إذا أفطر عند قوم.

## ● سونے کے وقت کی دعا:

جب سونے کا ارادہ کرے تو داہنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيٰ ۔[۱]

(ترجمہ: اے اللہ! میری موت وحیات تیرے ہی نام سے ہے۔)

## ● نیند سے بیدار ہونے کے وقت کی دعا:

جب سوکر اٹھے تو یہ دعا پڑھے:

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔[۲]

(ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد زندگی عطا کی اور (قیامت کے دن) اسی کی طرف اٹھنا ہے۔)

## ● سوتے میں ڈر جائے تو کیا پڑھے:

اگر نیند میں ڈر جائے یا کوئی ڈراؤنا خواب دیکھے تو بیدار ہونے کے بعد اپنے بائیں جانب تھتھکار دے اس طرح کہ اس میں تھوک کے کچھ ذرات بھی شامل ہوں پھر یہ دعا پڑھے:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ[۳]

یا دعا پڑھے:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ، وَلاَ فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا

---

(۱) رواه البخارى عن حذيفة رضى الله رعنه، ومسلم عن البراء بن عازب رضى الله عنه، مشكاة المصابيح، ج:۱، ص: ۲۰۸، باب مايقول عند الصباح والمساء والمنام.

(۲) رواه البخارى عن حذيفة رضى الله رعنه، ومسلم عن البراء بن عازب رضى الله عنه، مشكاة المصابيح، ج:۱، ص: ۲۰۸، باب مايقول عند الصباح والمساء والمنام.

(۳) رواه البخارى فى صحيحه عن أبى قتادة، حصن حصين، ص: ٦٣، مطبع مجتبائى، دهلى ۱۹۱۳ء.

يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَ مَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الأَرْضِ، وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّفِتَنِ اللَّيْلِ وَفِتَنِ النَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ۔[۱]

(ترجمہ: میں اللہ کے ان کلمات تامہ کی پناہ چاہتا ہوں جن سے نہ کوئی نیک بڑھ سکتا ہے اور نہ کوئی بد (تجاوز کر سکتا ہے) ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور اس میں چڑھتی ہے اور اس چیز کے شر سے جو زمین میں پیدا ہوتی ہے اور اس سے نکلتی ہے نیز رات اور دن کے فتنوں اور حادثوں سے، البتہ جو حادثہ بہتری کا باعث ہو (وہ بہتر ہے) اے نہایت مہربان!۔)

## ● بے خوابی کی دعا:

اگر نیند نہ آئے یا نیند اچاٹ ہو جائے تو یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ غَارَتِ النُّجُومُ وَهَدَأَتِ الْعُيُونُ ، وَأَنْتَ حَيٌّ قَيُّومٌ لَاتَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، أَهْدِئْ لَيْلِيْ ، وَأَنِمْ عَيْنِيْ۔[۲]

(ترجمہ: اے اللہ! ستارے چھپ گئے، آنکھیں سکون پا گئیں (یعنی لوگ سو گئے) تو آپ زندہ اور اوروں کو قائم رکھنے والا ہے، تجھے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور (دوسروں کو) قائم رکھنے والے! میری رات کو پر سکون بنادے اور میری آنکھوں کو نیند عطا فرما۔)

## بیت الخلا میں داخل ہونے کے وقت کی دعا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الخُبْثِ وَالخَبَائِثِ۔[۳]

(۱)رواه الطبرانی فی المعجم الكبير عن خالد بن وليد رضى الله عنه، حصن حصين، ص: ٦٤، باب دعاء الخوف والأرق.
(۲) الاذکار، ص: ۹۱، باب مايقول إذا قلق فی فراشه فلم ينم.
(۳)اخرجه البخاری فی صحيحه، الأذكار للنووی،ص: ۲۷، باب مايقول إذاأراد دخول الخلاء.

(ترجمہ: اے اللہ! میں نر اور مادہ شیطانوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)
اس دعا کو بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے دروازے سے باہر ہی پڑھ لے۔

### ● بیت الخلا سے باہر نکلنے کی دعا:

جب بیت الخلا سے باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے:
غُفْرَانَكَ۔[1] (ترجمہ: ہم تیری بخشش چاہتے ہیں)
یا یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّيْ الأَذٰى وَعَافَانِيْ۔[2]
(ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت دی۔)

### ● گھر سے نکلے تو کیا دعا پڑھے؟

گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے:
بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔[3]
(ترجمہ: اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اس پر بھروسہ ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکیاں کرنے کی قوت اللہ ہی کی جانب سے ہے۔)
حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے "تجھے ہدایت دی گئی تیری کفایت اور حفاظت کی گئی" اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے: تیرا اس شخص سے کیا سروکار جسے ہدایت دی گئی اور جس کی حفاظت کی گئی۔

---

(۱) سنن ابن ماجه، أبواب الطهارة، باب مايقول إذا خرج من الخلاء، ج: ۱، ص: ۲٦.
(۲) سنن ابن ماجه، أبواب الطهارة، باب مايقول إذا خرج من الخلاء، ج: ۱، ص: ۲٦.
(۳) رواه ابوداؤد والترمذی عن انس رضی الله عنه، مشكاة المصابيح، ج: ۱، ص: ۲۱۵، باب الدعوات فی الأوقات.

## ● گھر میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟

گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ المَوْلِجِ وخَيْرَ المَخْرَجِ، بِاسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِاسْمِ اللهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔[1]

(ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے اچھی طرح داخل ہونے اور اچھی طرح باہر نکلنے کا سوال کرتا ہوں، اللہ ہی کے نام سے ہم گھر میں داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اللہ ہی پر بھروسا کیا جو ہمارا پروردگار ہے۔)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے اعوان وانصار سے) کہتا ہے کہ نہ تمھارے لیے یہاں رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا، اور جب آدمی گھر میں داخل ہونے کے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے اعوان وانصار سے) کہتا ہے کہ تمھیں رات گزارنے کی جگہ مل گئی اور جب کھانا کھانے کے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے تمھیں رات کا ٹھکانہ اور کھانا دونوں مل گیا۔[2]

## ● بازار میں داخل ہونے کی دعا:

نبیِ اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص بازار میں داخل ہوکر یہ دعا پرھے اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے اور دس لاکھ درجے بلند فرمادیتا ہے اور جنت میں اس کے لیے ایک محل تعمیر فرماتا ہے:

---

(١)رواه ابوداؤد عن مالك الاشعري رضى الله عنه، حصن حصين ، ص: ٥٥، باب دعاء دخول البيت.

(٢) رواه مسلم و ابوداؤد والنسائى وابن ماجه وابن السنى كلهم عن جابربن عبد الله الأنصارى ، حصن حصين ، ص: ٥٥ ، باب دعاء دخول البيت.

لَا إِلَهَ إِلاَّ اللّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ ويُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (١)

(ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، وہ جلاتا اور مارتا ہے، وہ (خود) زندہ ہے اسے کبھی موت نہ آئے گی، اسی کے دست قدرت میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔)

**● بازار میں داخل ہونے کے وقت کی ایک اور دعا:**

بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهْا وَشَرِّ مَا فِيْهَا، اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً۔ (٢)

(ترجمہ: اللہ کے نام سے (میں بازار میں داخل ہوتا ہوں) اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی بھلائی اور اس میں موجود تمام چیزوں کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس بازار کی برائی اوراس میں موجود تمام چیزوں کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ اس میں جھوٹی قسم اور گھاٹے والے سودے میں پڑوں۔)

**● بارش ہو تو یہ پڑھے:**

جب بارش دیکھے تو دو یا تین بار یہ دعا پڑھے:

اَللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا۔ (٣)

(ترجمہ: اے اللہ! نفع بخش بارش برسا۔)

---

(١) رواه الترمذی وابن ماجه عن عمر رضی الله عنه ، مشكاة المصابيح ،ج: ١ ص: ٢١٤ ، باب الدعوات فی الاوقات.

(٢)رواه البيهقی عن بريدة رضی الله عنه، مشكاة المصابيح ،ج: ١،ص: ٢١٦، باب الاستعاذه.

(٣)اخرجه البخاری ومسلم، الاذكار للنووی، ص: ١٦٤، باب مايقول إذا نزل المطر.

**● بارش کی وجہ سے نقصان کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھے:**

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ۔ (۱)

(ترجمہ: اے اللہ ہمارے اردگرد پانی برسا، ہم پر نہیں، اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑیوں، وادیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر پانی برسا۔)

**● بارش نہ ہو تو یہ دعا پڑھے:**

اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا۔ (۲)

(ترجمہ: اے اللہ! ہم پر بارش برسا، اے اللہ! ہم پر بارش برسا، اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔)

**● تارہ ٹوٹتا دیکھے تو کیا پڑھے:**

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ جب تارہ ٹوٹے نگاہ نیچے کرکے یہ دعا پڑھیں:

مَاشَاءَ اللّٰهُ، لَا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللّٰهِ۔ (۳)

(ترجمہ: اللہ جو چاہے، اللہ کی توفیق کے بغیر (کسی چیز کی) کوئی طاقت نہیں۔)

**● گرج اور کڑک کے وقت کی دعا:**

① اَللّٰهُمَّ لَاتَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَاقَبْلَ ذَٰلِكَ۔ (۱)

---

(۱)اخرجه البخاری ومسلم، الاذکار للنووی، ص: ١٦٥،باب مایقول إذا نزل المطر وخيف منه الضرر.

(۲)اخرجه البخاری ومسلم، الاذکار للنووی، ص: ١٦٥، باب مایقول اذا انزل المطر وخيف منه الضرر.

(۳)اخرجه ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة ،ص: ٢٣٧،باب مایقول اذاانقضّ الکوکب.

(ترجمہ: اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے نہ مار اور اپنے عذاب سے نہ ہلاک کر، اور ہمیں اس سے پہلے عافیت عطا فرما۔)

② سُبْحَانَ الَّذِی يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلاَئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهِ۔ (۲)

(ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس کی تسبیح رعد حمد کے ساتھ کرتا ہے اور فرشتے اس کے خوف سے کرتے ہیں۔)

● **نیا چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھے:**

اللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلاَمَةِ وَالإِسْلاَمِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔ (۳)

(ترجمہ: اے اللہ! اس نئے چاند کو ہم پر برکت، ایمان، سلامتی، اسلام اور ہر اس چیز کی توفیق کے ساتھ نکال جو تجھے پسند ہو اور جس سے تو راضی ہو، (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔)

● **شب قدر کی دعا:**

شب قدر میں یہ دعا پڑھے:

اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔ (۴)

(ترجمہ: اے اللہ! بے شک تو بہت زیادہ معاف فرمانے والا ہے اور معافی کو پسند فرماتا ہے تو مجھے معاف فرمادے۔)

---

(۱) اخرجه الترمذی، الاذکار للنووی، ص: ١٦٤، باب مايقول اذا سمع الرعد.
(۲) اخرجه مالك فی المؤطا، الاذكار للنووی، ص: ١٦٤، باب مايقول اذا سمع الرعد.
(۳) اخرجه الترمذی، و ابن حبان و الدارمی عن طلحة بن عبدالله، حصن حصين، ص: ١٦٠، باب مايقول عند روية الهلال.
(۴) رواه الترمذی عن عائشة رضي الله عنها، ج: ٢، ص: ١٩٠، أبواب الدعوات.

**● آئینہ دیکھنے کے وقت کی دعا:**

اَلحَمْدُ لِلّٰهِ، اللَّهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِيْ۔[۱]

(ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اے اللہ! جس طرح تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے بنادے۔)

**● لباس پہنتے وقت کی دعا:**

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا هُوَلَهُ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا هُوَ له۔[۲]

(ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس کپڑے کی بھلائی اور جس مقصد کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور میں اس کپڑے کی برائی اور جس مقصد کے لیے بنایا گیا ہے اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔)

**● نیا کپڑا پہننے کے وقت کی دعا:**

اَلحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِي مَا أُوَارِيْ بِهِ عَوْرَتِي ، وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِيْ۔[۳]

(ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے ایسا لباس پہنایا جس سے میں اپنی ستر پوشی کرتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔)

**● کپڑا اتارنے کے وقت کی دعا:**

باسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ۔

---

(۱)اخرجه ابن السني فی عمل اليوم والليلة ،ص: ٦١،باب مايقول اذانظر فی المرأة.

(۲)اخرجه ابن السني فی عمل اليوم والليلة ،ص: ١١،باب مايقول اذالبس ثوبه.

(۳)اخرجه الترمذی،عن عمر رضی الله عنه، الاذكار للنووي،ص: ٢٢، باب مايقول اذا لبس ثوباً جديداً.

(ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی کپڑا اتارنے کا ارادہ کرے تو "بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ" پڑھنا اس کے ستر اور جنوں کی آنکھوں کے درمیان پردہ ہے۔ (۱)

**● چھینک آئے تو کیا کہے؟**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہے اور اس کا دوست یا بھائی جو سنے "یَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہے پھر اس کے جواب میں چھینکنے والا "یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ" کہے۔ (۲)

**فائدہ:-**

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص چھینک آنے کے وقت "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی كُلِّ حَالٍ" کہے گا اسے کبھی بھی داڑھ اور کان کا درد نہیں ہوگا۔ (۳)

**● آشوب چشم کا علاج:**

جس کی آنکھ دکھے وہ یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَأَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَأْرِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ۔ (۴)

---

(۱) اخرجه ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة ،ص: ۱۰۰، باب مایقول اذاخلع ثوبا لغسل أو نومٍ.

(۲) رواه البخاری عن ابی هریرة، مشكاة المصابیح، ج:۲، ص:۴۰۵ ، باب العطاس والتثاؤب.

(۳) رواه ابن ابی شیبه موقوفا من قول علی رضی الله عنه، حصن حصین، ص: ۱۶۳، باب ما یقال فی جواب العطسة.

(۴) روا الحاکم وابن السنی عن انس، حصن حصین ، ص: ۱۷۵، باب دعاء الرمد.

(ترجمہ: اے اللہ! مجھے میری نگاہ سے بہرور کر اور اس کو مجھ سے وارث بنا (مرتے دم تک باقی رکھ) اور مجھے دشمن میں بدل دکھا اور اس کے خلاف میری مدد فرما جو مجھ پر ظلم کرے۔)

## • مریض کی عیادت کے وقت پڑھی جانے والی دعا:

جب کسی بیمار کی عیادت کو جائے تو یہ دعا پڑھے:

لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ۔ (١)

(ترجمہ: کوئی حرج کی بات نہیں ان شاء اللہ یہ بیماری (گناہوں سے) پاک کرنے والی ہوگی۔)

## • مریض کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے:

جو شخص کسی بیمار یا مصیبت زدہ کو دیکھ کر تو یہ دعا پڑھ لے وہ اس مصیبت یا بیماری سے محفوظ رہے گا:

اَلحَمْدُللهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلاَكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلاً۔ (٢)

(ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس چیز سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔)

## • پریشانی اور مصیبت سے نجات کی دعائیں:

★جب کوئی شخص کسی پریشانی یا مصیبت میں گرفتار ہو تو یہ دعا پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ الْكَرِيْمُ العَظِيْمُ، سُبْحَانَ اللهَ رَبِّ العَرْشِ العَظِيْمِ، اَلحَمْدُ لِلّٰهِ

(١)رواه البخاری في صحيحه عن ابن عباس، مشكاة المصابيح، ج:١، ص: ١٣٤، باب عيادة المريض وثواب المرض.

(٢)أخرجه الترمذی في سننه ، الاذكار للنووی،ص: ٢٦٩، باب مايقول اذا رأى مبتلى بمرض أو غيره.

رَبِّ العَالَمِيْنَ۔ [١]

(ترجمہ: عزت وعظمت والے خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا مالک ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہان کا پالنہار ہے۔)

★ یا یہ دعا پڑھے:

فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَٰتِ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَٰنَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّٰلِمِيْنَ۔ [٢]
(الأنبياء : ٨٧)

(ترجمہ: تو اس (نوح) نے تاریکیوں میں ندادی کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری لیے پاکی ہے، بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔)

● **وسوسے سے حفاظت کی دعا:**

جو شخص وسوسے میں مبتلا ہو وہ " أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ " پڑھے اور وسوسے سے باز رہے (یعنی کسی کام میں مشغول ہو کر اسے دل سے نکالنے کی کوشش کرے)۔ [٣]

یا یہ کہے:

" آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ" [٤]

(ترجمہ: میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔)

(١)أخرجه ابن السنى فى عمل اليوم والليلة ،ص:١٢٤،باب مايقول إذا نزل به كرب أو شدّة.

(٢)أخرجه ابن السنى فى عمل اليوم والليية ،ص: ١٢٥،باب مايقول إذا نزل به كرب أو شدّة.

(٣)أخرجه البخارى في صحيحه ، الأذكار للنووى، ص: ١١٧، باب مايقوله من بلى بالوسوسة.

(٤)أخرجه البخارى في صحيحه ، الأذكار للنووى، ص: ١١٧، باب مايقوله من بلى بالوسوسة.

● سستی سے نجات پانے اور قوت حاصل کرنے کی دعا:

جب کوئی شخص کام کرتے کرتے تھک جائے یا زیادہ قوت حاصل کرنا چاہے تو سوتے وقت یہ وظیفہ پڑھے:

"سُبْحَانَ اللهِ" (۳۳بار) "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" (۳۳ بار) "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" (۳۴بار) یا ہر ایک تینتیس تینتیس بار پڑھے۔

یا ان میں سے کوئی ۳۴ بار اور باقی تینتیس تینتیس بار پڑھے۔ (۱)

یا ہر نماز کے بعد دس دس بار اور سوتے وقت ۳۳، ۳۳ بار، لیکن اَللّٰهُ أَكْبَرُ ۳۴ بار پڑھے۔ (۲)

● خوفِ شیطان دور کرنے کی دعا:

أَعُوْذُ بِوَجْهِ اللهِ الْكَرِيْمِ النَّافِعِ وَ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ ، الَّتِيْ لاَ يُجَاوِزهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَ بَرَأَ وَمِنْ شَرِّمَا يَنْزِلَ مِنَ السَّمَاءِ ، مِنْ شَرِّمَا يَعْرُجُ فِيْهَا، وَمِنْ شَرِّمَا ذَرَأَ فِي الأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْها، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ ، إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ۔ (۳)

(ترجمہ : میں اللہ کے ان کلمات تامہ کی پناہ چاہتا ہوں جن سے نہ کوئی نیک بڑھ سکتا

---

(١)رواه البخاری ومسلم وأبوداؤد والنسائی والترمذی وابن حبان عن علی رضی الله عنه، وأحمد والطبراني عن ام سلمة رضی الله عنها، حصن حصين، ص: ١٦٦، باب مايدعو عند الابتلاء بالدين.

(٢) رواه أحمد عن ابن عمر ،وفی نسخة عن( ابن عمر و) بالواو، حصن حصين، ص: ١٦٧، باب مايدعو عند الإبتلاء بالدين.

(٣)رواه أحمد و الطبراني فی كتاب الدعاء له عن ابن مسعود رضی الله عنه ، حصن حصين، ص: ١٤٩، باب مايدعو عند الخوف من الشيطان وغيره.

ہے اور نہ کوئی بد (تجاوز کر سکتا ہے) ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور اس میں چڑھتی ہے اور اس چیز کے شر سے جو زمین میں پیدا ہوتی ہے اور اس سے نکلتی ہے نیز رات اور دن کے فتنوں اور حادثوں سے، البتہ جو حادثہ بہتری کا باعث ہو (وہ بہتر ہے) اے نہایت مہربان!۔)

## • بھوت پریوں سے نجات کا عمل:

جب کوئی شخص بھوت پریوں کے گھیرے میں آجائے تو بلند آواز سے اذان کہے،[۱] اور آیۃ الکرسی پڑھے۔[۲]

## • قرض سے سبک دوشی کی دعا:

اگر کوئی شخص قرض میں مبتلا ہو تو یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۔[۳]

(ترجمہ: اے اللہ حرام سے بچا کر حلال کے ذریعہ میری کفایت کر اور اپنے فضل و کرم سے دوسروں مجھے بے نیاز کر دے۔)

## • تنگ دستی سے نجات پانے کی دعا:

جو شخص تنگیِ رزق میں مبتلا ہو وہ جب گھر سے باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ عَلَى نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَدِينِيْ، اللَّهُمَّ رَضِّنِيْ بِقَضَائِكَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا

---

(۱)رواہ مسلم عن أبی ھریرۃ ،والبزار عن ابن سعد بن ابی وقاص، وابن أبی شیبۃ عن جابر. حصن حصین،ص۱٤۹، باب مایدعو عند الخوف من الشیطان وغیرہ.

(۲)رواہ الترمذی وابن أبی شیبۃ عن أبی أیوب ، حصن حصین، ص: ۱۵۰، باب مایدعو عند الخوف من الشیطان وغیرہ.

(۳)رواہ الترمذی والحاکم عن علی رضی اللہ عنہ ، حصن حصین، ص: ۱٦۵، باب مایدعو عند الإبتلاء بالدین.

قُدِّرَ لِيْ حتّٰى لَا أُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَاخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ۔ [۱]

(ترجمہ :جان ومال اور دین (ہر ایک) کا معاملہ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اے اللہ! مجھے اپنے فیصلے پر راضی رکھ اور میری تقدیر میں جو لکھا ہے اس میں میرے لیے برکت دے یہاں تک کہ میں اس کی جلد نہ چاہوں جس کو تونے موخّر کیا ہے اور اس کی تاخیر نہ چاہوں جس کو تونے جلد عطا فرمایا ہے۔)

## نظرِ بد کا علاج:

اگر کسی کو نظر بد لگ جائے تو یہ دعا پڑھ کر دم کرے:

بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا۔ [۲]

(ترجمہ:اے اللہ! تیرے نام سے شروع،اس کی،گرمی سردی اور رنج وتکلیف دور فرما۔)

## ● پیشاب بند ہونے اور پتھری کا علاج:

اگر کسی کا پیشاب بند ہو جائے یا مثانے میں پتھری کی شکایت ہو تو یہ دعا پڑھ کر دم کرے، ان شاءاللہ صحت یاب ہو جائے گا:

رَ بَّنَا اللهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ، أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ، فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الأَرْضِ، وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا، أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ، فَأَنْزِلْ شِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ عَلَى هَذَا الْوَجْعِ۔ [۳]

---

(۱)اخرجه ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة ، ص:۱۲۸، باب مایقول اذا عسرت علیه معیشته.

(۲)رواه النسائی وابن ماجة والحاکم والطبرانی عن عامر بن ربیعه، حصن حصین، ص: ۱۷۰.

(۳)رواه النسائي وأبوداؤد والحاكم عن أبي لدرداء، حصن حصين ،ص: ۱۷۳،

(ترجمہ:اے ہمارے پرور دگار اللہ! جوآسمانوں میں (معبود) ہے، تیرانام پاک ہے تیراحکم زمین و آسمان میں (نافذ) ہے، جس طرح تیری رحمت آسمان میں ہے اسی طرح اپنی رحمت زمین میں بھی کردے۔ ہمارے چھوٹے بڑے گناہ کوبخش دے، توپاکیزہ لوگوں کا رب ہے تواس تکلیف پراپنی شفااور رحمت نازل فرما۔)

## ● بچھوکے کاٹے ہوئے کاعلاج:

جس کوبچھونے ڈنک ماردیاہو، سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کراس پردم کیاجائے۔[۱]

حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ حالتِ نماز میں نبیٔ اکرم ﷺ کو" بچھونے کاٹ لیاجب آپ نماز سے فارغ ہوئے توفرمایا" بچھوپراللہ کی لعنت ہو، یہ نہ نمازی کوچھوڑتا ہے نہ غیرنمازی کوپھرآپ نے پانی منگوایااور نمک منگوایااوراسے ڈسی ہوئی جگہ پر ملتے جاتے اور سورۂ "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ پڑھتے جاتے تھے۔[۲]

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور ﷺ کے سامنے بچھو وغیرہ کے کاٹنے کادرج ذیل منتر پیش کیا(اوراجازت چاہی توحضور ﷺ نے فرمایاکہ یہ جنوں کے عہدوپیمان سے ہے۔وہ منتر یہ ہے:

بِسْمِ اللهِ شَجَّة قَرَنِيَّةٌ مِلْحَةُ بَحْرٍقَفْطاً۔[۳]

---

باب مايدفع به الالم.

(۱)رواه الترمذى عن أبى سعيد الخدرى رضى الله عنه، حصن حصين، ص: ۱۷۲ ، باب رقية لدغ العقرب وغيره.

(۲)رواه الطبرانى فى الصغير عن على رضى الله عنه، حصن حصين، ص: ۱۷۲ ، باب رقية لدغ العقرب وغيره.

(۳)رواه الطبرانى فى الأوسط عن عبد الله بن زيد رضى الله عنه، حصن حصين، ص: ۱۷۳، باب رقية لدغ العقرب وغيره.

● درد کی دعا:

جس کو جسم میں کسی قسم کا درد ہو وہ اپنا دایاں ہاتھ درد والی جگہ پر رکھے اور تین مرتبہ "بِسْمِ اللهِ" کہے۔

پھر سات مرتبہ یہ کہے:

أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ[1]

(ترجمہ: میں اس برائی سے اللہ کے غلبہ اور قدرت کی پناہ لیتا ہوں جو میں پاتا ہوں اور جس کا مجھے خوف ہے۔)

● بخار اور دیگر امراض سے نجات پانے کی دعا:

جب کوئی شخص بخار میں مبتلا ہو تو یہ دعا پڑھے:

بِاسْمِ اللهِ الْكَبِيْرِ، أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔[2]

(ترجمہ: بڑائی والے خدا کے نام سے، میں ہر جوش مارنے والی رگ کے شر اور آگ کی گرمی کے شر سے خدائے بزرگ کی پناہ چاہتا ہوں۔)

● بیماری سے نجات پانے کی دعا:

جب کوئی بیمار ہو تو اس پر اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے:

أَذْهِبِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ ،

---

(۱)رواه مسلم عن عثمان بن ابی العاص، مشكاة المصابيح، ج: ۱، ص:۱۳٤، باب عيادة المريض وثواب المرض.

(۲)رواه الترمذی في سننه عن ابن عباس ، مشكاة المصابيح، ج: ۱، ص: ۱۳٥، باب عيادة المريض وثواب المرض.

شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا۔ [1]

(ترجمہ: اے لوگو کے رب! یہ تکلیف دور کردے اور شفا و تندرستی عطا فرما تو ہی شفا عطا فرمانے والا ہے، ایسی شفا دے جس کے بعد کوئی بیماری نہ رہے۔)

● **پھوڑے اور زخم کی دعا:**

اگر کسی کو پھوڑا یا زخم ہو تو اپنی انگلی پر لعاب لگا کر مٹی پر رکھے پھر اس خاک آلود انگلی کو اس پھوڑے یا زخم کی جگہ پر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ أَرْضِنَا، بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔ [2]

(ترجمہ: اللہ کے نام سے، یہ ہماری زمین کی مٹی ہے جو ہمارے بعض افراد کے تھوک سے ملی ہوئی ہے تاکہ ہمارے رب کے حکم سے بیمار کو شفا ملے۔)

● **ننانوے بیماریوں کا علاج:**

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ۔ [3]

(ترجمہ: گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔)

یہ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سے ادنیٰ بیماری غم ہے۔

● **بدزبانی سے نجات کا وظیفہ:**

أَسْتَغْفِرُ اللّٰہ۔

---

(۱)رواه البخاری ومسلم عن عائشة رضی الله عنها، مشكاة المصابيح، ج: ۱، ص: ١٣٤، باب عيادة المريض وثواب المرض.

(۲)رواه البخاری ومسلم عن عائشة رضی الله عنها، مشكاة المصابيح، ج: ۱، ص: ١٣٤، باب عيادة المريض وثواب المرض.

(۳)رواه الحاكم عن أبی هريرة رضی الله عنه، والطبرانی عن ابن عمر رضی اله عنه، حصن حصين، ص: ١٧٤، باب مايقال لزوال الهم.

(ترجمہ: میں اللہ کی بخشش طلب کرتا ہوں۔)

جو شخص بد زبان ہو وہ خوب خوب استغفار کرے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی زبان کی تیزی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: تو استغفار سے کیوں غافل ہے؟ میں دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔[۱]

## ● کان بجنے کے وقت کی دعا:

جب کسی آدمی کا کان بجے تو وہ حضور اکرم ﷺ پر درود شریف بھیجے اور یہ کہے:

ذَكَرَ اللهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِيْ۔[۲]

(ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس شخص کا ذکر خیر کرے جس نے میرا ذکر (خیر) کیا۔)

## ● جب کسی صاحب اقتدار کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لاَ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَزَّجَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔[۳]

(ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلم و بزرگی والا ہے، پاک ہے، اللہ کی ذات جو ساتوں آسمان اور عرش عظیم کا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری پناہ مستحکم ہے، تیری تعریف باعظمت ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔)

## ● مصیبت کے خطرے کے وقت کیا پڑھا جائے:

جب کوئی شخص مصیبت یا کسی ہولناک کام میں مبتلا ہونے کا اندیشہ کرے یا کسی بڑے کام میں مبتلا ہو جائے تو یہ پڑھے:

---

(۱) أخرجه ابن ماجه في سننه وابن السنی فی عمل اليوم والليلة، الأذكار للنووی، ص ۲۷٤، باب مايقول من كان فی لسانه فحش.

(۲) أخرجه ابن السنی فی عمل اليوم والليلة، ص: ٦۲، باب مايقول اذا اطنّت أذنهٗ.

(۳) أخرجه ابن السنی فی عمل اليوم والليلة، ص: ۱۲۵، باب مايقول اذا خاف سلطاناً.

حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا۔ [۱]

(ترجمہ: اللہ ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے، ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔)

### ● کسی کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُوْرِهِمْ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ [۲]

(ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابل کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ لیتے ہیں۔)

### ● رنج وغم دفع کرنے کا وظیفہ:

اللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ أَمَتِكَ، وَفِيْ قَبْضَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاءُكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ اَلْهمْتَ عِبَادَكَ، أَواسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَجِلَاءَ هَمِّيْ وغَمِّيْ۔ [۳]

(ترجمہ: اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے اور بندی کا بیٹا اور تیرے قبضے میں ہوں، میری پیشانی تیرے دست قدرت میں ہے، میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے اور میرے بارے میں تیرا فیصلہ سراپا انصاف ہے، میں تیرے ہر اس نام کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں جس سے تونے اپنی ذات کو موسوم کیا، یا اپنی کتاب میں اتارا یا اپنی مخلوق میں

(۱)رواہ الترمذی عن أبی سعید الخدری وابن أبی شیبة عن ابن عباس رضي الله تعالیٰ عنه، حصن حصین، ص: ۱٤۷، باب مایقال عند المصیبة.

(۲) رواہ أحمد وأبوداؤد عن أبی موسیٰ رضی الله عنه، مشکاة المصابیح. ج: ۱، ص: ۲۱۵، باب الدعوات فی الأوقات.

(۳)رواہ رزین عن ابن مسعود رضی الله عنه، مشکاة المصابیح، ج: ۱، ص: ۲۱٦، باب الدعوات فی الأوقات.

سے کسی کو سکھایا، یا اپنے پاس پردۂ غیب میں پوشیدہ رکھا کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے رنج وغم کا علاج بنادے۔)

## ● جب کوئی آگ میں جل جائے تو کیا کرے؟

جب کوئی آگ میں جل جائے تو یہ دعا پڑھ کر اس پر دم کریں:

أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لاَ شَافِيَ إِلاَّ أَنْتَ۔ (۱)

(ترجمہ: اے لوگوں کے پروردگار! بیماری دور فرمادے، اور شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔)

## ● آگ بجھانے کا عمل:

جب کہیں آگ لگ جائے تو" اَللّٰهُ أَكْبَرُ " پڑھ کر بجھائے (۲) یہ عمل مجرب ہے۔

## ● گم شدہ چیز پانے کے لیے دعا:

جب کوئی چیز غائب ہو جائے یا (غلام، جانور وغیرہ) بھاگ جائے تو یہ دعا پڑھے:

اللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ ، وَهَادِيَ الضَّلالَةِ ، أَنْتَ تَهْدِي مِنَ الضَّلالَةِ ، اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِي بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ، فَإِنَّهَا مِنْ عَطَاءِكَ وَفَضْلِكَ۔ (۳)

(ترجمہ: اے اللہ! گم شدہ کو واپس لانے والے، گمراہ کو ہدایت دینے والے! تو ہی گمراہی سے ہدایت دیتا ہے، میری گم شدہ چیز کو اپنی قدرت وقوت سے واپس لوٹا دے کیوں کہ یہ تیری

---

(۱)رواه النسائی واحمد عن محمد بن حاطب، حصن حصین، ص: ۱۷۳، بیان الرقی للمحروق.

(۲)رواه ابو یعلیٰ عن أبی هريرة ،وابن السنی عن ابن عمر، حصن حصين ،ص: ۱۷۳، باب دعاء إطفاء الحريق.

(۳) رواه الطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنهما، حصن حصين،ص: ۱۷۰، باب مايقال إذا ضَاع شیء.

ہی فضل وعطا سے ہے۔)

**● پسندیدہ چیز دیکھ کر یہ دعا پڑھے:**

" اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ "۔[۱]

(ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس کی نعمت سے اچھے کاموں کی تکمیل ہوتی ہے۔)

**● بری چیز دیکھ کر یہ دعا پڑھے:**

" اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ "۔[۲]

(ترجمہ: ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔)

**● گم شدہ یا مفرور کی بازیابی کی دعا:**

جب کوئی چیز گم ہو جائے یا (غلام، جانور وغیرہ) بھاگ جائے تو یہ دعا پڑھے:

" اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ ، وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ ، أَنْتَ تَهْدِي مِنَ الضَّلَالَةِ، اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِقُدْرَتِكِ وَسُلْطَانِكَ؛ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ "۔[۳]

(ترجمہ: اے اللہ گم شدہ کو واپس لانے والے! گم راہ کو ہدایت دینے والے! تو گم رہی سے سیدھی راہ کی طرف لاتا ہے، میری گم شدہ چیز کو اپنی قدرت وطاقت سے واپس لوٹا دے، کیوں کہ یہ تیری ہی عطا اور فضل سے ہے۔)

**● مرغ کی آواز سنے تو کیا پڑھے؟**

جب مرغ کی آواز سنے تو یہ دعا پڑھے:

(۱)"حصن حصين" باب إذا رأى مايحب. ص: ١٦٥.

(۲)"حصن حصين" باب إذا رأى مايكره. ص: ١٦٥.

(۳)"حصن حصين" باب إذا ضاع شيء. ص: ١٧٠.

" اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ "۔[۱]

(ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔)

## ● کتّے کے بھونکنے کے وقت کیا پڑھے ؟

جب کتوں کے بھونکنے کی آواز سنے تو یہ کہے:

" أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ "۔[۲]

(ترجمہ: میں مردود شیطان سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔)

## ● جماع کے وقت کی دعا:

جب بیوی سے جماع کرے یا کوئے غلام خریدے تو اس کی پیشانی پکڑ کر یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ"[۳]

(ترجمہ: اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس پر تو نے اسے پیدا کیا اور اس کی برائی اور اس چیز کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس پر تو نے اسے پیدا کیا۔)

## ● مال و دولت بڑھانے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ ، وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔[۴]

---

(۱)"حصن حصين" باب مايقول عند صياح الديكة، ص: ١٦٠.

(۲)"حصن حصين" باب مايقول عند نهيق الحمار وبناح الكلب، ص: ١٦٠.

(۳)"حصن حصين" باب مايقول عند إرادة الجماع، ص: ١٢٠.

(۴)رواه أبو يعلىٰ عن أبى سعيد الخدرى رضى الله عنه، حصن حصين، ص: ١٦٤، باب دعاء نباء المال.

(ترجمہ: اے اللہ! اپنے (خاص) بندے اور رسول محمد ﷺ اور تمام مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات پر اپنی رحمت نازل فرما۔)

● گزشتہ منصب پر بحال ہونے کی دعا:

جب کوئی نعمت جاتی رہے یا کسی منصب سے معزول کر دیا جائے اور چاہے کہ وہ نعمت و منصب یا اس کا بہترین بدل جلد ہی مل جائے تو یہ دعا اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے پڑھتا رہے اور اس کا نقش اپنے داہنے بازو پر باندھے یا گلے میں لٹکائے، انشاء اللہ وہ نعمت و عظمت واپس مل جائے گی:

"رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ"۔ (الأعراف، آیت ۲۳.)

(ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں سے ہوں گے۔)

● جب تدبیریں بے کار ہو جائیں تو یہ دعا پڑھے:

جب تقدیر کا ستارہ گردش میں ہو اور کوئی تدبیر کارگر ثابت نہ ہو رہی ہو تو نماز پنجگانہ کے بعد یہ دعا پچیس مرتبہ پڑھ لیا کرے، ان شاء اللہ تعالیٰ چالیس دن میں اس کی تدبیریں تقدیر سے ہم آہنگ ہو جائیں گی:

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ۔

(ترجمہ: اسی نے چاند سورج اور ستارے بنائے سب اسی کے حکم کے پابند ہیں سن لو پیدا کرنا اور حکم دینا سب اسی کے دست قدرت میں ہے، بابرکت ہے اللہ جو سارے جہانوں کا پالنہار ہے۔)

● جب میت کو قبر میں اتارے

جب میت کو قبر میں رکھیں تو پڑھیں:

بِاسْمِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ۔[۱]

(اللہ کے نام سے اور رسول اللہ کے دین پر (قبر میں رکھتا ہوں)۔

تختے لگانے کے بعد مٹی دی جائے، مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں پہلی بار کہیں "مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ "(اسی سے ہم نے تم کو پیدا کیا) دوسری بار کہیں " وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ " (اسی میں تم کو لوٹائیں گے) اور تیسری مرتبہ کہیں "وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ" ( اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے) ۔[۲]

## ● جب قبرستان جائے تو کیا کہے؟

جب قبرستان جائے تو کہے:

السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ۔[۳]

(ترجمہ: قبر والوں پر سلام۔)

**یا** اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ ، نَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ، أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ۔

(ترجمہ: تم پر سلامتی ہو اے قبر کے مومنو اور مسلمانو! انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں ہم اللہ سے اپنے اور تمھارے لیے عافیت کے طالب ہیں، تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمھارے پیچھے آنے والے ہیں۔)

---

(۱)"تنویر الأبصار"و "ردالمحتار" كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة، مطلب فی دفن الميت، ج: ۳، ص: ۱٦٦، دارالمعرفة بيروت، ۱٤۲۰ھ

(۲)"الجوهرة النيرة" كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص:۱٤۱، باب المدينة، كراچی.

(۳)رواه مسلم والنسائی وابن ماجه عن بريدة بن الحصين، حصن حصين، ص: ۱۸۵ ، باب مايقال عند الزيارة.

● **جب غصہ آئے تو یہ پڑھے:**

أعُوْذُ باللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

(ترجمہ: میں دھتکارے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔)

حدیث شریف میں ہے کہ یہ پڑھنے سے اس کا غصہ ختم ہوجائے گا۔ (۱)

● **دعاے سفر:**

جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصُوْلُ وَبِكَ أَحُوْلُ وَبِكَ أَسِيْرُ۔ (۲)

(ترجمہ: اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہو، تیری ہی مدد سے (دشمنوں کو دور کرنے کا) حیلہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے سفر کرتا ہوں۔)

● **جب سوار ہو تو یہ دعا پڑھے:**

جب گاڑی میں پیر رکھے تو بسم اللہ کہے۔

جب گاڑی میں بیٹھ جائے تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔

(ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے قابو میں دیا جب کہ ہم خود سے اسے قابو میں نہیں لے سکتے تھے اور بیشک ہمیں اپنے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے۔)

---

(۱)رواہ البخاری ومسلم وأبوداؤد والنسائی عن سلیمان بن صرد، حصن حصین، ص: ۱٦٧، باب مايقال عند الغضب.

(۲)رواہ البزار وأحمد عن علی رضی الله عنه، حصن حصین، ص: ۱۲۳، باب مايقول إذا أراد سفرا.

پھر تین بار" اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ "، " تین بار" اَللّٰهُ أَكْبَرُ " اور ایک بار" لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ " پڑھنے کے بعد ایک بار یہ دعا پڑھے:" سُبْحٰنَكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ "۔[۱]

(ترجمہ: پاک ہے تیری ذات، بے شک میں نے خود پر ظلم کیا، تو مجھے بخش دے، کیوں کہ صرف تو ہی گناہوں کو بخشتا ہے۔)

**● بحری سفر کی دعا:**

جب کوئی شخص دریا میں سفر کے لیے کشتی وغیرہ میں سوار ہو تو یہ دعا پڑھے:

"بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ "[۲]

(ترجمہ: اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔)

**● صلاۃ الحاجۃ:**

جب کوئی حاجت پیش آئے تو اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز حاجت پڑھے، پھر سلام کے بعد یہ دعا کرے۔

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ إِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هَذِهِ لِتُقْضيٰ لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشفِّعْهُ فِيَّ۔

(ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور نبیِّ رحمت محمد ﷺ کا وسیلہ لے کر تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد (ﷺ)! میں اپنی حاجت بر آری کے لیے آپ کو

---

(۱) رواه أبوداؤد والترمذي والنسائي وابن حبان وأحمد والحاكم كلّهم عن علي كرم الله وجهه، حصن حصين، ص: ١٢٤، دعا الركوب على الدابّه.

(۲) حصن حصين، ص: ١٢٧، دعاء الركوب في البحر.

وسیلہ بناکر اپنے رب کی جانب متوجہ ہوتا ہوں۔اے اللہ میرے بارے میں ان (حضور) کی سفارش قبول فرما۔)

عثمان بن حنیف سے مروی ہے کہ ایک نابینا شخص حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوااور عرض کیاکہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعافرمادیں کہ وہ مجھے صحت یاب کردے۔توآپ نے فرمایا اگر تو چاہے تومیں دعاکردوں اور اگر چاہے توصبر کر، تو یہ صبر تیرے لیے بہتر ہے، اس نے کہاآپ دعافرمادیں، توآپ نے اسے حکم دیاکہ اچھی طرح وضوکرکے، دو رکعت نماز پڑھے پھر مذکورہ بالادعامانگے۔اور سنن بیہقی میں یہ بھی ہے کہ جب وہ شخص اٹھاتواس کی بینائی واپس آگئی تھی۔[۱]

● استخارہ:

کبھی ایسا ہوتا ہے ک ہم کچھ کرنا چاہتے ہیں اور سمجھ میں نہیں آتا کہ کریں یانہ کریں، عجیب کشمکش اور گومگو کی کیفیت ہوتی ہے ایسے وقت میں کیاکرے؟

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ہمیں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔فرماتے جب تم میں سے کوئی کسی کام ارادہ کرے تو (طلب خیر کے لیے) استخارہ کرے (اور اس کاطریقہ یہ ہے کہ) دو رکعت نمازِ نفل پڑھ کر یہ دعاکرے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ العَظِيْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ. اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ خَيْرٌ لِيْ فِى دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِىْ فَقَدِّرْهُ لِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيهِ، إِنْ كَانَ شَرًّا لِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ، وَاقْدِرْ لِيَ الخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ،وَ رَضِّنِيْ بِهِ۔[۲]

(ترجمہ: اے اللہ میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے طلب خیر کرتاہوں اور تیری قدرت کے طفیل تجھ سے طاقت چاہتاہوں اور تیرے فضل عظیم کاسوالی ہوں۔بلاشبہہ توقدرت

(۱)أخرجه الترمذى وابن ماجه، الأذكار للنووى ص: ١٦٧، باب أذكار صلاة الحاجة.

(۲)رواه البخارى والترمذى والنسائى، عمل اليوم والليلة لابن السني ، ص: ٢١٦.

والا ہے اور میں بے قدرت، تو علم والا ہے اور میں بے علم، تو غیب داں ہے، اے اللہ تیرے علم میں اگر یہ چیز میرے دین، زندگی اور انجام کار کے سلسلہ میں بہتر ہے تو تو اس کو میرے لیے مقدر فرمادے اور اس میں میرے لیے برکت دے۔ اور اگر میرے لیے بری ہے تو تو اسے مجھ سے پھیر دے اور بھلائی میرے لیے مقدر فرما جہاں بھی ہو اور مجھ کو اس پر راضی رکھ۔)

## ● اللہ کے بندوں سے مدد طلب کرنا:

اگر کسی کی سواری گم ہو جائے (یا خود گم ہو جائے) اور ایسی جگہ پر ہو کہ وہاں کوئی ساتھی اور مددگار نہیں تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایسے موقعہ پر اس طرح سے اللہ کے بندوں کو پکارے:

يَا عِبَادَ اللهِ أَعِيْنُوْنِيْ، يَا عِبَادَ اللهِ أَعِيْنُوْنِيْ، يَا عِبَادَ اللهِ أَعِيْنُوْنِيْ۔ [1]

(ترجمہ: اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔)

صاحب حصن حصین علامہ محمد جزری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ عمل مجرب ہے۔

(۱) رواه الطبرانی عن زید بن علی عن عقبة بن عزوان عن النبی ﷺ، حصن حصین، ص: ۱۲۷، باب مایقال عند الإستمداد.

# صبح وشام پڑھی جانے والی دعائیں

❶ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! مجھے ایک ایسی چیز کا حکم دیں جسے میں صبح اور شام پڑھ لیا کروں آپ نے فرمایا صبح، شام اور بستر پر جا کر یہ کہو:

اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ۔ (۱)

(ترجمہ: اے اللہ، کھلی اور چھپی چیزوں کے جاننے والے، آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے، ہر چیز کے پالنہار اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اپنے نفس کی شرارت اور شیطان کی شرارت اور اس کے شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)

❷ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بستر پر یہ دعا تین مرتبہ پڑھ کر سو رہے، اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دے گا اگرچہ وہ گناہ سمندر کی جھاگ یا وادئی عالج کی ریت یا درختوں کے پتوں یا دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔

أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ۔ (۲)

---

(۱)رواہ الترمذی وأبوداؤد والدارمی، مشکاۃ المصابیح، ج: ۱، ص: ۲۰۹، باب مایقول عند الصباح والمساء والمنام.

(۲)رواہ الترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ ، مشکاۃ المصابیح، ج: ۱، ص: ۲۱۱، باب مایقول عند الصباح والمساء والمنام.

(ترجمہ: میں اس اللہ سے بخشش کا طلبگار ہوں جس کے سواکوئی معبود نہیں وہ خود سے زندہ ہے اوراوروں کو قائم رکھنے والا ہے اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

۳ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ روزانہ صبح و شام یہ دعا پڑھ لے اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لاَ یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِیْ الْأَرْضِ وَلاَ فِیْ السَّمَاءِ ، وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (۱)

(ترجمہ: اللہ کے نام سے، جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سنتا، جانتا ہے۔)

۴ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا حضور ﷺ کی بارگاہ میں ایک خادم مانگنے کے لیے آئیں تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمھیں وہ چیز نہ بتادوں جو خادم سے بہتر ہے، ہر نماز کے وقت اور سونے کے وقت تینتیس بار " سُبْحَانَ اللّٰهِ" ،تینتیس بار " اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ "اور چونتیس بار "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" پڑھ لیا کرو۔ (۲)

۵ حضور ﷺ نے فرمایا جو دن میں سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ "پڑھے گا، اس کے گناہ مٹادے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (۳)

---

(۱)رواه الترمذی وابن ماجه وابوداؤد عن ابان بن عثمان رضی الله عنه ، مشكاة المصابيح، ج: ۱، ص: ۲۰۹، باب مايقول عند الصباح والمساء والمنام.

(۲)رواه مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه، مشكاة المصابيح، ج: ۱، ص: ۲۰۹، باب مايقول عند الصباح والمساء والمنام.

(۳)رواه البخاری ومسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه، مشكاة المصابيح، ج: ۱، ص: ۲۰۰، باب ثواب التسبح والتحميد والتهليل والتكبير.

## دین و دنیا میں سرخ روئی کے لیے مختلف دعائیں [1]

① اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(ترجمہ: اے اللہ! ہمارے رب! ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائی عطا فرما، اور جہنم کے عذاب سے بچا۔)

② اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الأَخْلَاقِ۔

(ترجمہ: اے اللہ! میں (دین کی) مخالفت، منافقت اور برے اخلاق سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔)

③ اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ، وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔

(ترجمہ: اے اللہ! میں غیر مفید علم سے، نا مقبول عمل سے، نہ ڈرنے والے دل سے اور نہ سنی جانے والی بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔)

④ اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ القُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ۔

(ترجمہ: اے اللہ دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی فرماں برداری کی طرف پھیر دے۔)

⑤ اَللّٰھُمَّ أَسْأَلُكَ الْھُدَى وَالسِّدَادَ۔

(ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں۔)

---

(۱) یہ دعائیں حصن حصین "بیان الادعیۃ الغیر المخصوصۃ" سے انتخاب کر کے لی گئی ہیں۔

⑥ اَللّٰهُمَّ أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى۔

(ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاک دامنی اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔)

⑦ اَللّٰهُمَّ اغفِرِ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ۔

(ترجمہ: اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے معاف کردے، مجھے رزق عطا کر اور مجھے ہدایت فرما۔)

⑧ اَللّٰهُمَّ أَعِنَّا على ذِكْرِكَ وشُكْرِكَ وحُسْنِ عِبَادَتِكَ ،

(ترجمہ: اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اچھی وعبادت پر ہماری مدد فرما۔)

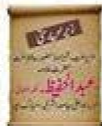
⑨ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وأَدْخِلْنِيْ الجَنَّةَ۔

(ترجمہ: اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے جنت میں داخل فرما۔)

⑩ اَللّٰهُمَّ واجْعَلْنِيْ صَبُوْراً وَاجْعَلْنِيْ شَكُوْراً وَاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْراً وَ فِيْ أَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا۔

(ترجمہ: اے اللہ! مجھے خوب صبر کرنے والا، خوب شکر کرنے والا بنا اور مجھے میری نگاہ میں چھوٹا اور لوگوں کی نگاہ میں بڑا کردے۔)









9158411027